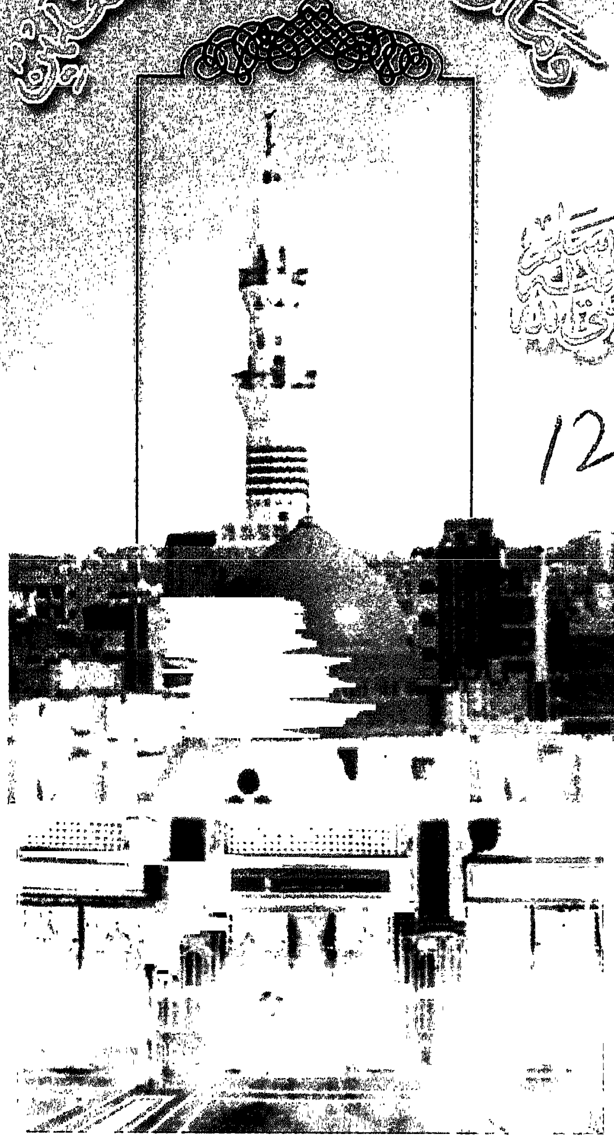
بسم اللہ الرحمن الرحیم

وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین



انوارِ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم

سہ ماہی گلدستۂ نعت

مدیر اعلیٰ

محمد امان علی ثاقب صابری

شبستانِ حضرت یہ ہے سبز گنبد
فدا جس پہ جنت یہ ہے سبز گنبد
حریمِ رسالت یہ ہے سبز گنبد
خیابانِ رحمت یہ ہے سبز گنبد

زیر اہتمام

فیضان ولایت ٹرسٹ

حیدرآباد۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انوار رحمت

سہ ماہی گلدستہ نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

جلد (۱)　　شمارہ (۱)　　ماہ جولائی ۲۰۰۲ء

منجانب: فیضان ولایت ٹرسٹ حیدرآباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سہ ماہی نعتیہ گلدستہ	: انوارِ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم
بابتہ ماہ	: جولائی ۲۰۰۲ء
ہدیہ فی شمارہ	: تیس روپے سکہ ہند (Rs.30) اندرون ملک
سالانہ زر تعاون	: 100روپے سکہ ہند
عرب ممالک فی شمارہ	: دس ریال
سالانہ زر تعاون	: چالیس ریال
مغربی ممالک فی شمارہ	: پانچ ڈالر
سالانہ زر تعاون	: بیس ڈالر
کمپیوٹر کتابت	: SAM کمپیوٹرس، متصل عشرت محل، مغلپورہ، حیدر آباد
	فون : 4568373 ـ 040، سیل 30272 ـ 98480

ملنے کا پتہ

ثاقب صابری معتمد فیضان ولایت ٹرسٹ حیدر آباد 50002

مکان نمبر 481 ـ 8 ـ 22 پرانی حویلی، حیدر آباد

فون نمبر: 4573471 ـ 040

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست نعت

☆☆☆☆

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تحریکِ اشاعت!

الحمد للہ! ۱۹۹۴ء اور ۱۹۹۵ء میں ماہ رمضان المبارک میں عمرہ و زیارت روضۂ منورہ میں حاضری کے دوران جدہ میں مقیم ایک حیدرآبادی عاشق نبی جناب لائق حسین صاحب فردوسی نے پاکستان سے شائع ہونے والے نعتیہ ماہنامہ کو دکھا کر مجھ سے اپنی یہ آرزو اور تمنا بیان کی کہ اپنے تاریخی شہر حیدرآباد سے بھی اسی انداز کا نعتیہ ماہنامہ جاری کیا جائے۔ وہ اس کے اخراجات کا انتظام کردیں گے۔ چنانچہ حیدرآباد میں ان کی تشریف آوری کے بعد حضرت پیر طریقت سید پیر شاہ محی الدین مرشد پاشاہ قادری کی سرپرستی میں ان کے صاحبزادوں کے زیر اہتمام میری ادارت میں "انوار رحمت" کے نام سے منتخب نعتوں کا ایک مجموعہ جاری کیا گیا۔ دوسرا شمارہ بھی طباعت سے آراستہ ہوکر جاری ہوا مگر بعض نامساعد حالات اور دشواری کی وجہ یہ سلسلہ اشاعت رک گیا۔ اور اب تک رکا رہا۔ اس سلسلہ میں اکثر یہ احساس ابھرتا رہا کہ محض اللہ اور اس کے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی کے لیے یہ سلسلہ پھر سے جاری ہونا چاہیئے۔ عجب خوش بختی کی بات پچھلے دنوں یہ ہوئی کہ اک رات مسلسل میرا دل مجھ سے آرزو کرتا رہا کہ متعدد کتب کی طباعت و اشاعت کی موجودہ سعادت مندی کے ساتھ نعتیہ رسالہ کی پھر سے اجرائی کے لیے عملی اقدام کرنا ہی چاہیئے۔ چنانچہ اس آرزو کی صورت گری کے لیے اس حقیر صابری غلام کو اس کی توفیق نصیب ہو ہی گئی۔ اپنی چار تصنیفات کے ساتھ اس کی بھی رسم اجرائی ہوگی۔ چنانچہ اس کی تیاری شروع ہوگئی ہے۔ کئی مخلصین اور ہمدردوں نے بھی اپنی خوشنودی کا اظہار کیا۔ سابق کی طرح ماہنامہ گلدستہ نعت کی بجائے فی الحال سہ ماہی گلدستۂ نعت پاک اسی سابقہ نام "انوار رحمت" کے ساتھ اسی ماہ جولائی و مبارک ماہ ربیع الثانی ۱۴۲۳ھ سے جاری کرنے کی کوشش کامیاب ہونے لگی ہے۔

بفضل تعالیٰ شانہ ہر شمارے میں متقدمین، متوسطین اور متاخرین شعرائے کرام اور عاشقان سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی دلکش و جانفزا نعت ہائے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم منتخب کر

کے شمارہ میں شائع کی جائیں گی انشاء اللہ ۔ علمائے کرام اور مشائخین عظام ادبا اور شعرائے محترم دانشوروں اور پروفیسروں نے بھی اس کوشش کو پسند فرمایا ہے اور حوصلہ افزائی کا انعام دیا ہے ۔ میرے پیر کامل علیہ الرحمہ کے خلیفہ مکرم حضرت الحاج سید خواجہ معین الدین صاحب صابری ہاشمی مدظلہ العالی اور محترم المقام حضرت پیر مرشد پاشاہ صاحب ملتانی القادری مدظلہ العالی اور حضرت عالی مرتبت لخت دل حضور غوث الوریٰ رحمتہ اللہ علیہ محترم مولانا سید احمد قادر قادری و شطاری المعروف غوث پاشاہ صاحب قادری المتخلص واصل شطاری صاحب اور حضرت ذی قدر مولانا سید محی الدین قادری ہادی سابق صدر شعبہ عربی انوارالعلوم ڈگری کالج و صدر نادی الہادی نبیرہ غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کی تائید و حوصلہ افزائی اور قدرداں محترم جناب سلطان احمد صاحب صابری چنوری مستاجر جنگلات و سابق صدر نشین ضلع پریشد عادل آباد اور قائد کانگریس پارٹی نیز جناب محمد علی شبیر صاحب سابق وزیر و نائب صدر ریاستی کانگریس پارٹی و محترم جناب حکیم اقبال بابا صاحب کملیہ سابق صدر شہری جمعیتہ العلماء و موجودہ صدر جمعیتہ الصلحاء حیدرآباد و بانی و صدر حمیدیہ ایجوکیشن سوسائٹی و سرپرست مدرسہ فیض القرآن ٹولی چوکی حیدرآباد ۔ محترم خیر خواہ ملت و فائز خلافت حضرت پیر شاہد سرور اللہ قادری بانی و ناظم غوثیہ بیت المال کی ہمدردانہ حوصلہ افزائی نے مستقبل میں اعانتی تائید کے عزم کے ساتھ میرے حوصلوں کو طاقت عطا کیا ۔ محترم جناب لائق حسین صاحب فردوسی کی عاشقانہ آرزوئیں بھی میری حوصلہ افزائی کا ساماں بنیں گی ۔ دیگر کرم فرماؤں کی ہر طرح تائید بھی انشاء اللہ شامل حال رہے گی ۔ اس کام کی پیش رفت میں خصوصیت کے ساتھ محترم المقام مولانا ڈاکٹر حافظ سید بدیع الدین صاحب صابری کامل جامعہ نظامیہ و اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ عربی جامعہ عثمانیہ اور محترم المقام جناب محمد قمر الدین صاحب صابری المتخلص قمر صابری ایم اے ایم فل ریسرچ اسکالر و مدیر ماہنامہ شاداب و صدر مرکز ادب و مکتبہ شاداب کی بحیثیت مدیر و شریک مدیر رضا مندی و آمادگی میرے لیے جان آرزو بنی ہے ان سب کا شکر گزار اور ممنون احسان ہوں ۔

(مدیر اعلیٰ)

فضیلت نعت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

محمد قمر الدین صابری، ریسرچ اسکالر حیدرآباد یونیورسٹی

الحمد للہ رب العالمین ○ الرحمن الرحیم ○ مالک یوم الدین تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام عالموں کا پالنے والا اور نشونما دینے والا ہے۔ جو رحمن ہے، رحیم ہے اور روز جزا کا مالک ہے۔ لفظ "حمد" اللہ تعالی کی تعریف کے لئے استعمال ہوا ہے۔ اور رب، رحمن، رحیم اور مالک ایسے الفاظ ہیں جو اللہ تعالی کی صفات کا اظہار کرتے ہیں، ایسی صفات جو اللہ کے سوا کسی اور کو حاصل نہیں ہیں۔ لفظ "حمد" ایسی اصطلاح ہے جو اللہ تعالی کی حمد و ثنا کے لئے مختص ہے۔ اسی طرح لفظ "نعت" ایسی اصطلاح ہے جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف و ستائش کے لئے مختص ہے۔

لفظ "نعت" عربی زبان کا ایک مادہ ہے جو عام طور پر وصف و ستائش کے معنوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ نعت اور وصف کا استعمال بطور مترادف ہوا ہے۔ مگر اہل لغت نے ان دونوں لفظوں کے معنوی اختلاف کی نشاندہی بھی کی ہے۔ وصف میں حسن و قبح دونوں کا ذکر ہوتا ہے۔ جب کہ نعت میں صرف اچھائیوں اور خوبیوں ہی کا بیان ہوتا ہے۔ بلکہ جو چیز بہت خوب ہو اس کے متعلق کہا جاتا ہے۔ "ھذا نعت" اس طرح لفظ "نعت" خاص طور پر تعریفیں یعنی اوصاف

حسنہ یا وصف محمود کے لئے استعمال ہوتا ہے ۔ محض سر سری اوصاف بیان کرنے کے لئے استعمال نہیں ہوتا، بلکہ بہ تکلف عمدہ صفات دکھانے کا مفہوم اپنے اندر رکھتا ہے اور اوصاف کے انتہائی درجہ کے بیان میں آتا ہے ۔ اس لفظ کی انہی خصوصیات کی وجہ سے یہ لفظ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف یعنی "نعت" کے لئے مختص ہو گیا ۔

"نعت" کو مطلق وصف کی عمومیت سے نکال کر اسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف و توصیف سے وابستہ کر کے اسے اصطلاحی مفہوم میں پیش کرنے والے ابن اثیر (۵۴۴ھ ۔ ۶۰۶ھ) ہیں جنہوں نے " النہائیہ فی غریب الحدیث والاثر " میں لکھا ہے :

" نعت فی صفته صلی اللّٰه علیه وسلم یقول ناعته الم ارقبله ولا بعده مثله "
(نعت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت کو کہتے ہیں جیسے کہ نعت کہنے والا کہتا ہے " میں نے آپ سے قبل اور آپ کے بعد آپ کی مثل نہیں دیکھا) حضرت علی کرم اللہ وجہہ، نے بھی اپنے ایک قول میں یہ لفظ "نعت" استعمال کیا ہے ۔

نیز یہودیوں کے بیان کا بھی ذکر ہے جو کہتے تھے کہ توریت میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف لانے کی خوشخبری میں لفظ "نعت" کا استعمال کیا گیا ہے جسے وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد چھپانے لگے ۔

غرض عربی سے فارسی اور فارسی سے اردو تک یہ لفظ وصف مطلق سے نکل کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف و مدح کے لئے مخصوص اور مختص کر دیا گیا ۔ اردو کے نامور ادیب، شاعر اور ماہر زبان، شان الحق حقی نے اردو کی ایک جامع لغت مرتب کی ہے ۔ اس میں نعت کے تلفظ کے ساتھ معانی اس طرح لکھے ہیں :

نعت : قصیدہ، مدح، خصوصاً وہ کلام جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توصیف و ثنا میں ہو ۔

ڈاکٹر یونس حسنی لکھتے ہیں کہ "ایسی تمام نظمیں جن میں رسول خدا سے محبت اور عقیدت کا اظہار کیا جائے یا ان کے محاسن بیان کئے جائیں "نعت" کی تعریف میں آتی ہیں ۔ ڈاکٹر فرمان فتحپوری نے "اردو کی نعتیہ شاعری" میں لکھا ہے ۔ "اصولاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح

کے متعلق نثر اور نظم کے ہر ٹکڑے کو "نعت" کہا جائیگا لیکن اردو اور فارسی میں جب "نعت" کا لفظ استعمال ہوتا ہے تو اس سے عام طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی منظوم مدح مراد لی جاتی ہے۔"

ممتاز حسن "خیر البشر کے حضور میں" کے اندر "نعت" کی جامع تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"میرے نزدیک ہر وہ شعر نعت ہے جس کا تاثر ہمیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی سے قریب لائے جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح ہو یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب کیا جائے۔ صحیح معنوں میں "نعت" وہ ہے جس میں محض پیکر نبوت کے صوری محاسن سے لگاؤ کی بجائے مقصد نبوت سے دلبستگی پائی جائے جس میں جناب رسالتمآب سے صرف رسمی عقیدت کا اظہار نہ ہو بلکہ حضور کی شخصیت سے ایک قلبی تعلق موجود ہو وہ مدح یا خطاب یا بالواسطہ یا بلاواسطہ اور وہ شعر نظم ہو یا غزل، قصیدہ ہو یا مثنوی، رباعی ہو یا مثلث، مخمس ہو یا مسدس اس سے نعت کی نوعیت میں کوئی فرق نہیں پڑتا، البتہ نعتیہ کلام کی معنوی قدر و قیمت کا دارومدار اس کے نفس مضمون پر ہے، اگر اس کا مقصد ذات رسالت کی حقیقی عظمت کو واضح کرنا اور آقائے دوجہاں کی بعثت کی جو اہمیت نوع انسانی اور جملہ موجودات کے لئے ہے اسے نمایاں کرنا ہو تو وہ صحیح طور پر "نعت" کہلانے کا مستحق ہے۔"

"نعت" کی مندرجہ بالا تعریف کے پیش نظر نعتیہ شاعری میں ہر وہ شاعری شامل ہے جس کے شعری پیکر میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی ایسا جلی یا خفی حوالہ موجود ہو جس کا تاثر ہمیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف لے جائے گو یا نعت کے لئے ضروری نہیں کہ اس میں حضور اکرم کا نام ظاہری طور پر لیا جائے یا حضور کے متعلقات و مناسبات کا ضرور ہی ذکر کیا جائے۔ نعت کے شعر کی فضا ایسی ہونی چاہیے کہ اس کا تاثر ہمیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی، ان کے منصب نبوت، کار رسالت، سیرت و سوانح یا جذبہ عشق رسول کی طرف لے جائے۔"

نعت کا موضوع ہماری زندگی کا ایک نہایت عظیم و وسیع موضوع ہے اس کی عظمت و وسعت ایک طرف عبد سے اور دوسری طرف معبود سے ملتی ہے شاعر کے پائے فکر میں ذرا لغزش

ہوئی اور وہ نعت کی بجائے حمد و منقبت کی سرحدوں میں پہنچ جاتا ہے۔ نعت کا راستہ بال سے زیادہ باریک اور تلوار کی دھار سے زیادہ تیز ہے، عرفی نے بہت صحیح کہا ہے۔

عرفی مشتاب این رہ نعت است نہ صحراست
ہشدار کہ رہ بردم تیغ است قدم را

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق و محبت کو نعت گوئی میں بنیادی مقام حاصل ہے نعت گو کے لئے ضروری ہے کہ وہ آپ سے والہانہ عقیدت و شیفتگی رکھتا ہو، بقول حفیظ جالندھری:

محمد کی محبت دین حق کی شرط اول ہے
اسی میں ہو اگر خامی تو ایماں نا مکمل ہے

نعت کی دلاویزی دلکشی اور خوبی کے لئے عشق رسول اولین شرط ہے۔ اگر عشق رسول نہ ہو تو نعت میں سوز و گداز، تڑپ، نشتریت اور جاذبیت پیدا نہ ہوگی۔ ساتھ ہی نعت گوئی میں حفظ مراتب کا اہتمام ضروری ہے، الوہیت و نبوت کے فرق کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے، اگر خدا اور رسول، احد اور احمد اور الوہیت و نبوت میں واضح و بین فرق اور حفظ مراتب کا اہتمام نہ ہو تو شرک تک پہنچنے کا ڈر ہے۔ دین و ایمان کی بنیاد لا الہ الااللہ و محمد رسول اللہ ہے اور ہم شہادت دیتے ہیں کہ اللہ تعالی وحدہ لاشریک لہ ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم عبدہ و رسولہ ہیں۔

عشق رسول حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے انتہائی ادب و احترام کا تقاضا بھی کرتا ہے اللہ تعالی کا حکم ہے کہ لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی (الحجرات :۴۹) اے ایمان والو! اپنی آواز کو نبی کی آواز سے بلند نہ کرو۔ صحابہ کرام کو آپ کا ادب و احترام اتنا ملحوظ تھا اور وہ دربار نبوی میں ایسے ساکت و صامت بیٹھتے تھے کہ "کان علی رؤسنا الطیر" (جیسے ہمارے سروں پر پرندے بیٹھے ہوں) کہ سر اٹھانے سے ان کے اڑنے کا احتمال ہو۔

قرآن حکیم میں آیا ہے: البنی اولی بالمومنین من انفسہم (نبی مسلمانوں کے لئے اپنی جانوں سے بھی مقدم ہیں) مومنین خدا کے رسول کو نہ صرف اپنے ماں، باپ، اولاد اور عزیز و اقارب سے زیادہ عزیز رکھتے ہیں بلکہ خود اپنی جانوں سے بھی زیادہ عزیز رکھتے ہیں۔ یہی والہانہ

محبت و عقیدت لوازمات نعت میں بنیاد اور اساس کی حیثیت رکھتے ہیں۔ غرض بارگاہ رسالت مقام ادب ہے۔

ادب گاہیست زیر آسماں از عرش نازک تر
نفس گم کردہ می آید جنید و بایزید ایں جا

اسی لئے نعتیہ مضامین کے اظہار اور پیشکش میں بھی ادب و احترام نہایت ضروری ہے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

ہزار بار بشویم دہن زمشک و گلاب
ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی ست

عشق و محبت نبوی اور ادب و احترام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا تقاضا ہے کہ نعت میں وہی ذکر ہونا چاہئے جو اللہ کے نبی کے شایان شان ہو جس کے پڑھنے اور سنانے سے لوگوں پر روحانی اور اخلاقی اثر پڑے اور معلوم ہو کہ کمال بشریت اسے کہتے ہیں۔ نعت کے موضوع کی مناسبت سے الفاظ کے انتخاب میں ایک پاکیزگی اور شائستگی کا احساس ضروری ہے۔ طرز اظہار اور انداز بیان میں شستگی و خوش سلیقگی اس طرح واضح ہو اور آنحضرت صلعم کے شمائل و محاسن ایسے بیان ہوں کہ وقار و متانت اور تعظیم و تقدیس کی ایک اعلیٰ و ارفع فضا قائم ہو جائے۔

نعت گوئی کی سب سے بڑی فضیلت یہ ہے کہ خود اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام پاک "قرآن کریم" میں اپنے محبوب کی "نعت" فرمائی ہے گو قرآن حکیم میں لفظ "نعت" استعمال نہیں ہوا ہے چند مقامات کی "نعت" کا ذکر کیا جاتا ہے:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "محمد رسول اللہ (فتح ۲۹) حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔" ولکن رسول اللّٰہ و خاتم "النبین (احزاب ۴۰) بلکہ وہ اللہ کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں۔" وما ارسلنک الا رحمتہ للعلمین " (انبیاء ۱۰۷) اور ہم نے آپ کو سارے جہاں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔" وما ارسلنک الا کافہ للناس بشیرا و نذیرا " (سبا ۲۸) اور ہم نے آپ کو عام لوگوں کے واسطے رسول بنا کر بھیجا ہے مومنین کو خوشخبری دینے والا اور منکروں کو

خدا کے غصہ سے ڈرانے والا۔" انا ارسلنک شاھدا و مبشرا و نذیرا / (ہم نے آپ کو شاہد، مومنین کے لئے بشارت دینے والا اور کافروں کے لئے ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے ۔" لیکون الرسول شہیدا علیکم (حج ۷۸) تاکہ رسول مکرم تم پر گواہ ہوں (کہ سابقہ کتابوں اور اسی قرآن میں تمہارا نام مسلمین رکھا ہے) " امن الرسول بما انزل الیہ من ربہ (بقرہ ۲۸۵) تصدیق کی رسول نے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رب کی جانب سے نازل کیا گیا۔" وانزلنا الیک الذکر لتبین للناس ما نزل الیھم و لعلکم یتفکرون " (نحل ۴۴) اور ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن (ذکر) نازل فرمایا کہ آپ اسے لوگوں کے سامنے واضح فرمادیں تاکہ وہ غور و فکر کریں۔" قد جاء کم برھان من ربکم " (نساء ۱۷۴) اے لوگو! یقینا تمہارے لئے رسول مکرم کی ذات میں برہان آچکی ہے اور ہم نے ان پر کھلا نور (قرآن) نازل کر دیا ہے ۔" قد جاء کم الرسول بالحق من ربکم " (نساء ۱۷۰) تمہارے پاس یقینا تمہارے رب کی جانب سے رسول مکرم تشریف لا چکے ہیں نبوت اور کتاب کے ساتھ، تو تم رسول مکرم پر ایمان لاؤ، تمہارا اسی میں بھلا ہے ۔" وانہ لھدی و رحمتہ للمؤمنین (نمل ۷۷) اور یقیناً قرآن رہنما ہے اور مومنین کے لئے رحمت ہے ۔ قرآن حکیم میں یہ بشارت موجود ہے ۔کہ الذین متبعون الرسول النبی الامی الذی یجدونہ مکتوبا عند ھم فی التوراتہ و الانجیل (الاعراف ۱۵۷) جو معزز رسول کی اتباع کرتے ہیں جو نبی امی ہیں جن کی نعت و صفت توریت و انجیل میں لکھی ہوئی پاتے ہیں ۔ اس آیت میں جو لفظ "امی" ہے ،اکثر اس کے معنی ناخواندہ اور بغیر پڑھے لکھے بتائے گئے ہیں جو صحیح نہیں ہے ۔ آیت بتاتی ہے کہ نبی امی تعریف توریت و انجیل میں لکھی ہوئی ہے ۔ ان کتابوں میں خبر دی گئی ہے ۔کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں پیدا ہونگے جو ام القری ہے ساری بستیوں کی ماں اور مرکز ہے ۔ اس نسبت سے رسول مکرم "امی" ہوئے مرکز کائنات، تمام عالموں میں یکتا۔ بے مثال اور لاثانی لفظ "امی" کے ایک اور معنی ہیں امی ان کو کہتے ہیں کہ انکے بعد ان کی والدہ کو اور کوئی دوسری اولاد نہ ہو ۔ حضرت آمنہ کو سوائے رسول مکرم کے کوئی اور اولاد نہ ہوئی ،اس لحاظ سے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم امی ہوئے ۔ غرض امی کا یہاں مطلب ناخواندہ اور بغیر پڑھے لکھے

ہرگز نہیں ہے۔ جب کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خود علم سکھایا۔" علم الانسان مالم یعلم (العلق ۵) اور انسان کو سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا۔ یہ پہلی وحی کی پانچ آیتیں ہیں، حضرت جبریل ان آیتوں کو لے کر آئے اور کہا "اقراء یا محمد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" ما انا بقاری " میں نہیں پڑھونگا۔ بغیر اسم رب تعالیٰ کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیسے پڑھتے۔ حضرت جبریل نے پھر کہا: اقراء باسم ربک۔ اپنے رب کے نام سے پڑھئے۔ تب آپ نے پڑھا اور پہلی وحی کی پانچویں آیت بتاتی ہے کہ انسان کو وہ پڑھایا گیا جو وہ نہیں جانتا تھا۔ سورہ رحمن کی پہلی دو آیتیں" الرحمن * علم القران * بتاتی ہیں کہ رحمن نے محبوب مکرم کو قرآن کا علم دیا اور قرآن کے ارشادات سے واقف کرایا رسول مکرم کو علم الاولین والاخرین دیا گیا تھا۔ کلام پاک میں حروف مقطعات آئے ہیں، الم، یسین، الر، حم، ن، وغیرہ حروف مقطعات صرف رسول مکرم کی مخاطبت کے لئے ہیں، دوسروں کے لئے نہیں ہیں۔ یہ حروف اللہ اور اس کے رسول مکرم کی آپسی خفیہ گفتگو کے "کوڈ" ہیں صحیح مفہوم کے اظہار سے سارے اہل علم عاجز ہیں علم ازلی سے رسول مکرم کو واقف کرایا گیا ہے۔ اور آپ ہر حقیت سے باخبر ہیں، یہ الگ بات ہے کہ آپ چاہیں تو دوسروں کو بتائیں اور چاہیں تو نہ بتائیں، اظہار مناسب نہ سمجھیں تو خاموشی اختیار فرمائیں۔ نیز آپ کی بعثت مومنین پر ایک احسان ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لقد من اللّٰہ علی المومنین اذبعث فیھم رسولا من انفسھم یتلو علیھم ایتہ و یزکیھم و یعلمھم الکتب و الحکمہ (ال عمران ۱۶۴) یقیناً اللہ نے مومنوں پر احسان فرمایا ہے کہ ان میں اولاد اسمعیل سے ایک معزز رسول کو بھیجا جو ان پر اس کی آیات تلاوت فرماتا ہے ان کا تزکیہ کر کے پاک کرتا ہے اور کتاب و حکمت یعنی قرآن و سنت کی تعلیم دیتا ہے۔

معلوم ہوا کہ حضرت خاتم النبین صلی اللہ علیہ وسلم کی مخصوص شان علم و حکمت ہے۔ آپ کا سب سے بڑا اور دائمی معجزہ ہی علمی ہے جو قرآن کریم کی صورت میں چودہ برس سے جلوہ فرما ہے اور قیامت تک اپنا اعجاز دکھاتا رہیگا۔ کوئی حکمت و دانائی کی بات نہیں جو اس میں معجزانہ طور پر موجود نہ ہو، انسانی زندگی کا کوئی کھلا اور چھپا ہوا شعبہ ایسا نہیں جس کے شائستہ بنانے کا نہایت

مکمل اور ناقابل ترمیم دستور العمل اس میں نہ پیش کیا گیا ہو۔ قوانین دیانت، آئین سیاست، دستور ملکی، تہذیب نفس، علوم معاش و معاد، اخبار امم، اسباب عروج و زوال اقوام، پند و مواعظ، حکم و اسرار، قصص ملوک و سوانح انبیاء، کیا ہے جو قرآن حکیم میں موجود نہیں ہے۔ اور اس کے سمجھانے اور ذہن نشین کرانے کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا علم و حکمت۔ صحابہ کرام نے حضرت عائشہ صدیقہ سے حضور کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ آپ قرآن مجسم ہیں۔ قرآن کریم میں ہدایات مذکور ہیں ان کا عملی نمونہ آپ کی ذات اقدس ہے۔ آپ کا عمل اور آپ کے اقوال جو حدیث کے دائرہ میں مدون امت کو روشنی بتانے کے لئے موجود ہیں۔ ان احوال و آثار میں علم و معرفت ادراک و بصیرت، وقوف و باخبری کی کار فرمائی ہے۔ جو چیز سامنے لاکر رکھی علم و حکمت سے لبریز، جو اصول پیش کئے وہ دانائیوں کا خزانہ، ہر حکم خود ہی مستقل علم اور سیکڑوں علوم تک پہنچا دینے کا راستہ جس سے علم کی کتنی ہی منزلیں دکھائی دیں۔ احکام کی جامعیت یہ کہ جہاں ان سے حاکمانہ جلال ٹپکتا ہے جہاں مربیانہ شفقت ٹپکتی ہے وہیں مدبرانہ حکمت بھی برس رہی ہے۔ جس حکم شرعی کو دیکھو کسی نہ کسی علت و حکمت پر مبنی، ہر نقل کے باطن میں عقل پوشیدہ اور ہر باطن کے غیب میں اسرار چھپے ہوئے، ہر جز میں کل اور ہر کل ہزار ہا جزئیات۔ علل احکام میں وہ ہمہ گیری کہ قیامت تک نئے سے نئے پیش آنے والے حوادث ان سے باہر نہ ہوں، غرض ساری شریعت منظم اور اس درجہ منظم کہ اہل بصیرت کے سامنے تمام جزئیات کلیات کی طرف سمٹتی ہوتی نظر آتی ہیں۔ اور تمام کلیات جزئیات کی طرف پھیلتی دکھائی دیتی ہیں۔

غرض نبی امی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر شان علم و حکمت کا خزانہ اور عقل و دانائی کا مخزن تھی۔ آپ پر علم کے تمام مراتب ختم ہوگئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی غالب شان علم و حکمت ثابت ہوئی۔ جس نے ساری انسانیت کے لئے رشد و ہدایت و رہنمائی کے لئے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے مکمل سامان پیدا کیا۔ قرآن حکیم میں اس کا نہایت واضح ذکر ہے۔ کہ " لتخرج الناس من الظلمات الی النور " (ابراہیم ۱) انسانیت کو تاریکیوں سے نکالنے والے ہیں۔" وداعیا الی اللہ باذنہ (احزاب ۴۰) داعی الی اللہ ہیں۔" والذی جاء بالصدق " (زمر ۳۳) حاصل صدق

ہیں " لتحکم بین الناس بما اراک اللّٰہ (نساء ۱۰۵) حاکم برحق ہیں " انک لعلی خلق عظیم " (قلم ۴) صاحب خلق عظیم ہیں ۔ " و رفعنا لک ذکرک (انشراح ۴) اور " النبی اولی بالمومنین من انفسہم (احزاب ۶) ایمان والوں کے لئے ان کی اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز اور پیارے ہیں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ان اللّٰہ و ملئکتہ یصلون علی النبی ٥ یا ایھاالذین امنو اصلو علیہ و سلموا تسلیما (احزاب ۵۶) یقیناً اللہ اور اس کے فرشتے رسول مکرم پر درود بھیجتے ہیں ۔ اے ایمان والو ! تم بھی رسول مکرم پر درود بھیجو سلام بھیجو ۔ اللہ اور اس کے فرشتے ہمیشہ درود شریف پڑھنے میں مشغول ہیں اور مومنین کو اللہ تعالی کا حکم ہے کہ درود پڑھیں گویا یہ کام دوامی ہے ۔ مومنین کو چاہئے کہ ہر وقت درود و سلام پڑھتے رہیں ۔ جب اسم مبارک رسول مکرم قلم سے لکھیں یا زبان سے ادا کریں تو درود شریف لکھیں یا پڑھیں ۔ اللھم صلی علی محمد و علی ال محمدو بارک و سلم آپ کے بتائے ہوئے صراط مستقیم پر چلیں اور اللہ تعالی نے قرآن حکیم میں آپ کی نعت فرمائی ہے ۔ اس کے پیش نظر نعت گوئی کی کوشش کریں ۔ تو دنیا و آخرت دونوں جگہ ہماری کامیابی و کامرانی ہمارا مقدر ہوگی ۔۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق امان علی ثاقب صابری ہمیشہ نعت رسول اکرمؐ میں مشغول و مستغرق رہتے ہیں ، حضور مکرمؐ کے چاہنے والوں کو اس چاہت میں اپنے ساتھ شریک کرنے کے لیے " انوار رحمت " سہ ماہی کا اجراء کررہے ہیں ، اپنے اس عمل میں وہ انشاء اللہ دربار رسالت اور بارگاہ الوہیت میں سرخرو و شاد کام رہیں گے ۔۔ آمین ۔۔☆

حمد رب العزت

حضرت قطب العرفان ہاشمی علیہ الرحمہ

جام وحدت پلادیا تو نے — ہائے بیخود بنادیا تو نے
تابش حسن سے جلایا طور — کس کو جلوہ دکھا دیا تو نے
خود کو پہچان کر تجھے جانا — سبق اچھا پڑھادیا تو نے
ہر طرف بس تو ہی نظر آیا — ایسا مجنوں بنا دیا تو نے
لم یلد تو ہے اور ولم یولد — کن سے پیدا جہاں کیا تو نے
سینکڑوں بھولے راستہ تیرا — جس کو چاہا دکھا دیا تو نے
جو کہا تو نے مجھ سے ہو نہ سکا — جو کہا میں نے کردیا تو نے
کردیا دل کو سیرگاہ خیال — بے گھروں کو بھی گھر دیا تو نے
مجھ سے خود سر غلام کو یارب — کون دیتا مگر دیا تو نے
ہاشمی پر ہوئی جو تیری نظر — اس کو انساں بنا دیا تو نے

عظمت نعت رسول ﷺ

از: محمد امان علی ثاقب صابری

ملک کا وظیفہ ہے نعت رسول ﷺ
خدا خود بھی کہتا ہے نعت رسول ﷺ

یہ قرآں کے پاروں کی عظمت نبی ہے
تو نبیوں کا اسوا ہے نعت رسول ﷺ

حرارت ہے ایماں کی جس سے دلوں میں
وہی ایک شمع ہے نعت رسول ﷺ

یہ کونین سب جس سے ہوتے ہیں سیراب
وہ رحمت کا دریا ہے نعت رسول ﷺ

ازل سے ابد تک انہیں کے ہیں نغمے
زمانہ کا چرچا ہے نعت رسول ﷺ

خدا تک رسائی ہوئی ہم کو آساں
ہمارا وسیلہ ہے نعت رسول ﷺ

یہی ہے قیامت میں کام آنے والا
وہ اپنا اثاثہ ہے نعت رسول ﷺ

اسے سرفراز کا زینہ ملا ہے
وہ جس نے بھی لکھا ہے نعت رسول ﷺ

مہربان خود اس پہ ہوتا ہے خالق
وہ جو کوئی پڑھتا ہے نعت رسول ﷺ

جلیں جلنے والے وہ ان کے مقدر
خدا کا بھی منشا ہے نعت رسول ﷺ

جو بجتا رہا ہے جو بجتا رہے گا
وہی ایک ڈنکا ہے نعت رسول ﷺ

وہ شاعر ہے خوش بخت جس نے لکھا
جناں کا قبالا ہے نعت رسول ﷺ

سعادت سراسر ہے یہ نعت خوانی
بھلا ہے جو سنتا ہے نعت رسول ﷺ

دل و جان کی ہے مسرت سراسر
غموں کا مداوا ہے نعت رسول ﷺ

اسے روز محشر کوئی غم نہ ہوگا
وہ جس کا نصیبہ ہے نعت رسول ﷺ

ہر اک فکر نورانی ہوتی ہے اس سے
محمد کا جلوا ہے نعت رسول ﷺ

بہت ناز کرتا ہے ثاقب سا کمتر
کہ اس کا وظیفہ ہے نعت رسول ﷺ

قصیدہ در نعت رسول مقبول ﷺ از حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ

الصبح بدا من طلعتہ	**واللیل دجی من وفرتہ**
آپ کے چہرہ مبارک سے صبح طلوع ہو رہی ہے	اور آپ کی زلف پاک سے رات کالی ہو رہی ہے
فاق الرسل فضلا وعلا	**اھدی السبل لدلالتہ**
آپ فضل و کمال میں تمام رسولوں سے فائق اور بلند ہو گئے	آپ نے ہدایت کر کے دنیا کو سیدھی راہوں پر لگا دیا
کنز الکرم مولی النعم	**ھادی الامم لشریعتہ**
آپ بخششوں کے خزانہ اور نعمتوں کے آقا ہیں	اپنی شریعت مطہرہ سے تمام امتوں کے ہادی ہوئے
ازکی النسب اعلی الحسب	**کل العرب فی خدمتہ**
نسب میں سب سے مقدس حسب میں سب سے اعلےٰ	سارا عرب آپ کا خدمت گزار تھا
سعت الشجر نطق الحجر	**شق القمر باشارتہ**
درخت آپ کے پاس دوڑے آئے۔ پتھر بول اٹھے	آپ کے اشارہ انگشت سے چاند شق ہو گیا
جبریل اتی لیلۃ اسری	**والرب دعاہ لحضرتہ**
جبریل معراج کی رات کو آئے	اور خدائے پاک نے آپ کو خود حضوری میں بلایا
نال الشرف واللہ عفی	**عما سلف من امتہ**
آپ کمال شرف کو پہنچے اور اللہ معاف فرمائے	آپ کی شفاعت سے آپ کی امت کے گزشتہ گناہ
فمحمدنا ھو سیدنا	**فالعزلنا لاجابتہ**
پس حضرت محمد رسول ﷺ ہمارے سردار ہیں	آپ کی دعوت کے سبب ہماری عزت بڑھ گئی ہے

قصیدہ در نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم از حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ

یا حبیب الالہ خذ بیدی — **مالی عجزی سواک مستندی**

محبوب خدا ! میری دستگیری کیجئے — میرے لیے بجز آپ کے کوئی سہارا نہیں

کن رحیما لزلتی واشفع — **یا شفیع الوری الی الصمد**

میری لغزشوں پر رحم فرمائیے اور شفاعت کیجئے — اے شافع امم بارگاہ صمدیت میں

اعتصامی سوی جنابک لی — **لیس یا سیدی الی الاحد**

بجز آپ کی ذات گرامی کے میرا کوئی وسیلہ — میرے آقا ! بارگاہ احدیت میں نہیں

غیر عرواک لیس فی الدارین — **للعلیل الذلیل معتمدی**

بجز آپ کے دونوں جہاں میں میرا کوئی معاون نہیں — اس بیمار اور ذلیل کیلئے قابل اعتماد نہیں

صلواتی علیک فی دارین — **کأن متجاوزا عن العدد**

دونوں جہاں میں آپ پر میرا درود — ان گنت بے حد و بے شمار

وعلی اہل بیتک طرا — **وعلی آلک الی الابد**

نیز آپ کے اہل بیت پر — اور آپ کی آل پر ابد سے ازل تک ہمیشہ

وعلی الصحب کلھم اجمع — **ھم نجوم الھدی الرشد**

اور آپ کے تمام اصحاب پر — جو رہ ہدایت کے ستارے ہیں

نعت شریف

حضرت شمس تبریزیؒ

یا رسول اللہ! حبیب خالق یکتا توئی

اے اللہ کے مقدس رسول ﷺ آپ کو خالق یکتا کی محبوبیت کا شرف حاصل ہے

بر گزیدہ ذوالجلال پاک و بے ھمتا توئی

آپ برگزیدہ صاحب جلال اور کائنات وموجودات میں بے مثال وبے ہمتا ہیں

نازنین حضرت حق صدر بزم کائنات

آپ حضرت حق کے محبوب ہیں بزم کائنات کے صدر اور بدر عنبر ہیں

نور چشم انبیاء چشم و چراغ ما توئی

انبیاء ومرسلین کی آنکھوں کے نور ہیں اور ہمارے لیے سراج ہدایت ہیں باعث افتخار ہیں

درشب معراج بودہ جبرئیل اندر رکاب

یارسول اللہ آپ کی شان اقدس واعلیٰ یہ ہے کہ
معراج کی شب میں روح الامین آپ کی رکاب میں تھے

پانھادہ برسریر گنبد اعلی توئی

اور آپ کے قدم مبارک گنبد اعلیٰ کے تخت پر تھے

یارسول اللہ! تو دانی امت تو عاجز است

یارسول اللہ آپ کو علم ہے کہ آپ کی امت عاجز ودرماندہ ہے

عاجزان و بیکساں را رھبرا علی توئی

اور آپ کی عاجزوں بیکسوں کے سب سے بڑے دستگیر ورہنما ہیں

شمس تبریزی چہ داند نعت تو پیغمبرا

یارسول اللہ شمس تبریز کی کیا حیثیت ہے وہ آپ کی تعریف کر سکے

مصطفی و مجتبی و سید و اعلی توئی

آپ کوتو اللہ نے پسند کیا ہے برگزیدہ بنایا ہے
آپ سید الکائنات ہیں اور تمام مخلوقات میں افضل واعلیٰ ہیں

نعت شریف

حضرت عبدالحق محدث دہلویؒ

ثنائے پادشاہ یثرب و سلطان بطحا کن

شمعِ رسالت کے پروانو شاہ یثرب و سلطان بطحا کے ذکر جمیل سے اپنی روحوں کو شاد و کام بناؤ

دل و جاں را فدائے حسن آں رخسار زیبا کن

اور دل و جان کو ان کے روئے زیبا کے حسن پر قربان کر دو

محب آل و اصحاب توام کارمن حیراں

یارسول اللہ ﷺ میں آپ کے آل و اصحاب سے محبت رکھتا ہوں

بلطف خویش ہم امروز ہم در روز فردا کن

اپنے لطف و رحمت سے آج اس دنیا میں بھی اس پریشان حال کی مدد فرمائیے اور اپنے حسن کرم سے کل بروز قیامت بھی میری دستگیری فرمائیے

بہر صورت کہ باشد یا رسول اللہ کرم فرما

یارسول اللہ ﷺ جس طرح بھی ممکن ہو میرے حال پر رحم فرمائیے

بلطف خود سر و ساماں جمع بے سروپا کن

اپنی مہربانی سے مجھ بے سرو ساماں کے لیے نجات کا سرو ساماں مہیا فرمائیے

زظلم ظالماں شور است و غوغا ہر طرف آخر

ظالموں کے ظلم وستم کی وجہ سے ہر طرف یک شور برپا ہے

بعدل و رافت خود برطرف ایں شور و غوغا کن

آپ اپنے عدل و انصاف اور رافت و رحمت سے اس شور و غل کو ختم فرما دیجئے

زیاں کاراں بباززا رھوا سودا نے زردارند

بہت سے نفس پرست آج ہوس کے بازار میں مال وزر کے طلبگار ہیں

شکست رونق و گرمی ایں بازار و سودا کن

یارسول ﷺ آپ اس تجارت زبوں کی رونق مٹا دیجئے

اور ہوس کے کاروبار اور اس کی گرمی بازار کو ختم فرما دیجئے

خرابم درغم ہجر جمالت یا رسول اللہ

اے اللہ کے رسول ﷺ آپ کے جمال اقدس کے فراق میں خراب وخستہ ہوں

جمال خود نما ' رحمے ' بجان زار شیدا کن

للہ اپنا جمال اقدس دکھائے اور طالب کی جان زار پر رحم کیجئے

جہاں تاریک شد از ظلم سیہ کاراں رسول اللہ

یارسول اللہ ﷺ سیہ کاروں کے ظلم سے ساری دنیا تاریک ہوگئی ہے

بیاؤ عالمے را روشن از نور تجلی کن

اے حضور تشریف لائیے اور سارے عالم کو اپنے نور سے روشن کیجئے

چوزیں دارفنا قصد سفر سوئے دگرداری

اے دل اگر اس دار فانی سے دوسرے عالم کی طرف سفر کرنا ہے تو

چراغافل نشینی ۔ اے دل آسائش مہیا کن

غافل و مدہوش کیوں ہے اس سفر کے لیے اسباب مہیا کر

حضرت خواجہ معین الدین حسن چشتی سنجری اجمیری رحمتہ اللہ علیہ

درجاں چو کرد منزل ' جانان ما محمد
صدر درکشادہ وردل ' از جان ما محمد

ما بلبلیم نالاں درگلستان احمد
مالولوئیم و مرجاں ' عمان ما محمد

مستغرق گناہیم ہر چند عذر خواہیم
پژمردہ چوں گیاہیم ' باران ما محمد

ما طالب خدائیم ' بردین مصطفائیم
بردر گہش گدائیم ' سلطان ما محمد

ازدرد زخم عصیاں ماراچہ غم چو سازد
از مرہم شفاعت ' درمان ما محمد

امروز خون عاشق درعشق گرہدرشد
فردا ز دوست خواہد تاوان ما محمد

از امتان دیگر ما آمدیم برسر
واں راکہ نیست باور برہان ما محمد

از آب وگل سرودے واز جان ودل درودے
تا بشنود بہ یثرب افغان ما محمد

درباغ و بوستانم دیگر مخواں معینی
باغم بس است قرآں بستان ما محمد

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کعکیؒ

اے از شعاع روئے تو خورشید تاباں راضیا
آنی کہ ہستی راشرف بالاتر از عرش علا

گرچہ بصورت آمدی بعداز ہمہ پیغمبراں
اما بمعنیٰ بودہ سرخیل جملہ انبیاء

ہر گز نخواندی یک ورق ' خلقے گرفت ازتوسبق
انگشت ' مہ را کروشق ' اے خواجہ ' معجزنما

یاران تو چار آمدنؑ پاکیزہ کردار آمدند
گل ہائے بے خار آمد ندؑ از خویش فانی ' باخدا

ماعاشق موئے مصطفائیم

حضرت شیخ الاسلام شیخ علاؤ الدین علی احمد صابر مخدوم کلیریؒ

ماعاشق کوئے مصطفائیم
نامست زبوئے مصطفائیم

از روز ازل زلطف یزداں
ماروئے بسوئے مصطفائیم

از ما بطلب تو آب حیواں
ماآب سبوئے مصطفائیم

مانند مرا سفینہ نوح
فرزند نکوئے مصطفائیم

ایں سلسلہ راہجاں خریدم
ماعاشق موئے مصطفائیم

صابر چو قطب کجا بجنبد
افتادہ بوئے مصطفائیم

محمد ﷺ شمع محفل بود

حضرت سلطان الشعراء امیر خسروؒ

نمی دانم چہ منزل بود شب جائیکہ من بودم
بہر سو رقص بسمل بود شب جائیکہ من بودم

پری پیکر نگارے سرو قدے لالہ رخسارے
سراپا آفت دل بود شب جائیکہ من بودم

رقیباں گوش برآواز او درناز و من ترساں
سخن گفتن چہ مشکل بود شب جائیکہ من بودم

خدا خود میر مجلس بود اندر لا مکاں خسرو
محمد شمع محفل بود شب جائیکہ من بودم

خواجہ نظام الدین اولیاء بدایونی ثم الدہلویؒ

صبا بسوئے مدینہ روکن ' ازین دعا گو سلام برخواں
بگرد شاہ مدینہ گرد و بصد تضرُّع پیام برخواں

بنہ بچندیں ادب طرازی ' سرارادت بخاک آں کو
صلوۃ وافربروح پاک جناب خیر الانام برخواں

بشو زمن صورت مثالی نماز بگذار اندرآں جا
زلحن خوش سورہ محمد تمام اندر قیام برخواں

بہ باب رحمت گہے گز رکن بہ باب جبریل گہہ جبیں سا
صلوۃ منی علی نبی گہے بہ باب السلام برخواں

بہ لحن داؤد ہمنوا شو بہ نالہ درد آشنا شو
بہ بزم پیغمبر ' ایں غزل را ' زعبدعاجز نظام برخواں

بوعلی شاہ قلندر پانی پتیؒ، شیخ شرف الدین

اے ثنایت رحمتہ للعالمیں
یک گدائے فیض تو روح لا میں

اے کہ نامت راخدائے ذوالجلال
زد رقم برجبہء عرش بریں

آستان عالی تو بے مثل
آسمانے ہست بالائے زمین

آفریں برعالم حسن تو باد
مبتلائے تست عالم آفریں

یک کف خاک از در پر نور او
ہست مارا بہتر ازتاج و نگیں

خرمن فیض ترا اے ابر فیض
ہم زمین و ہم زماں شد خوشہ چیں

از جمال تو ہمیں بینم مساء
جلوہ دار آئینہ عین الیقیں

خلق را آغاز و انجام از تو ہست
اے امام اولین و آخرین

غیر صلوات وسلام و نعت تو
بوعلی رانیست ذکر دلنشیں

﴿ ۲۵ ﴾

نعت پاک

ثاقبؔ صابری

تم پہ صدقے ہے جاہ و حشم یا نبی ﷺ
سر زمانہ کا ہے در پہ خم یا نبی ﷺ

جب تمہارا تصور رہے سامنے
پھر کہاں کوئی رنج و الم یا نبی ﷺ

اپنی تقدیر کی یاوری کیلئے
چاہئے اک نگاہ کرم یا نبی ﷺ

طوق نسبت تمہارا ہے زیب گلو
ہے اسی سے ہمارا بھرم یا نبی ﷺ

سارے پروانے آتے ہیں اس کے لیے
ذات اقدس ہے شمع حرم یا نبی ﷺ

نور سرکار کی وہ جھلک چاہئے
جس پہ قرباں ہے حسن ارم یا نبی ﷺ

جس سے کونین کی روح بیدار ہے
آپ کا نور' نورِ قدم یا نبی ﷺ

آپ کا حسن وہ جس کا مشتاق رب
اس کے محتاج سارے صنم یا نبی ﷺ

آپ کی وہ رضا جس کا طالب خدا
اس کے تابع ہیں لوح و قلم یا نبی ﷺ

آرزو ان سے کہتی ہے ثاقبؔ یہی
آپ ہوں اور نکلے یہ دم یا نبی ﷺ

مرزا مظہر جان جاناں

خدا در انتظار حمد ما نیست
محمدؐ چشم برراہ ثنا نیست

خدا مدح آفرین مصطفےٰ بس
محمدؐ حامد حمد خدا بس

مناجاتے اگر باید بیاں کرد
بہ بیتے ہم قناعت میتواں کرد

محمدؐ از تومی خواہم خدارا
الٰہی از تو حب مصطفیٰؐ را

دگر لب وامکن مظہر فضولیست
سخن از حاجت افزوں تر فضولیست

نعت شریف

حضرت منصور حلاجؒ

کدام جان گرامی که مبتلائے تونیست
کون سے جان عزیز ہے جو تیرے عشق میں مبتلا نہیں ہے

کدام طائر قدسی که در ہوائے تونیست
کون سا قدسی طائر ہے جس کی پرواز تیری ہوا میں نہیں ہے

زدل چه سود مگر گرزعشق خوں نه شود
دل سے مجھے کیا فائدہ اگر تیرے عشق میں دل خون نہ ہو

زجاں چه حاصل اے جاں اگر فدائے تونیست
جان من ! جان کا کیا حاصل ہے اگر وہ تجھ پر قربان نہیں ہے

مرا بقا زبرائے لقائے تو باشد
تیری لقا کی تمنا کی وجہ سے مجھے بقا چاہیئے

بقائے خویش نه خواہم اگر لقائے تونیست
اگر تیری لقا نہ ہو تو میں اپنی بقا نہیں چاہوں

رضائے تو اگر اندر ہلاک من باشد
اگر میری ہلاکت میں تیری خوشی ہے

بیا! بکش که مرا دم بجز رضائے تونیست
تو مار ڈال کہ میری آرزو تیری خوشی کے علاوہ کچھ نہیں ہے

وفا نمی طلبم راضیم بجور و جفا
میں وفا نہیں چاہتا میں تو جور و جفا پر راضی ہوں

کدام ذوق نشاطے که در جفائے تونیست
کونسا لطف و نشاط ہے جو تیری جفا میں نہیں ہے

ہنوز چیست ندانم که آشنائے تو نیست
اب میں کسی ایسی چیز کو نہیں جانتا جو تجھ سے وابستہ نہیں ہے

حضرت نصیرالدین چراغ دہلوی

بے کارم و باکارم چوں مد بحساب اندر
خاموشم و گویایم چوں خط بکتاب اندر

اے زآہد ظاہر بیں از قرب چہ می پرسی
او درمن ومن دروے چوں بو بہ گلاب اندر

گہہ شادم و گہہ غمگیں از حال خودم غافل
می گویم و می خندم چوں طفل بخواب اندر

دریا رود از چشم و لب تر نہ شود ہرگز
ایں رمز عجائب بیں لب تشنہ بآب اندر

در سینہ نصیرالدین جز عشق نمی گنجد
ایں طرفہ تماشا بیں دریا بہ حباب اندر

حضرت قدسی

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جاں باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

من بیدل بجمال تو عجب حیرانم
اللہ اللہ چہ جمالست بدیں بوالعجبی

چشم رحمت بکشا سوئے من انداز نظر
اے قریشی لقبی ہاشمی و مطلبی

نسبتے نیست بذات تو بنی آدم را
بہتر از آدم و عالم توچہ عالی نسبی

عاصیانیم زما نیکی اعمال مپرس
سوئے ماروئے شفاعت بکن از بے سببی

ماہمہ تشنہ لبانیم و توئی آب حیات
رحم فرماکہ زحد می گذرد تشنہ لبی

نسبت خود بسگت کردم و بس منفعلم
زانکہ نسبت بسگ کوئے تو شد بے ادبی

سیدی انت حبیبی و طبیب قلبی
آمدہ سوئے تو قدسی پے درماں طلبی

جہاں روشن است از جمال محمد ﷺ

حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامیؒ

جہاں روشن است از جمال محمد ﷺ
دلم زندہ شد از وصال محمد ﷺ

خوشا چشم کو بنگرد مصطفیٰ را
خوشا دل کہ دارد خیال محمد ﷺ

خوش آں منزل و مسجد و خانقاہے
کہ دروے بود قیل و قال محمد ﷺ

بصدق و صفا گشتہ بے چارہ جامی
غلام غلامان آل محمد ﷺ

حضرت امیر مینائی

فرشتوں میں ہے ہنگامہ رسول پاک آتے ہیں
کھلے رحمت کے دروازے' شہ لولاک آتے ہیں

ستاروں سے کہو آنکھیں بچھائیں ان کی آمد ہے
ملائک جن کے در پر جھاڑنے کو خاک آتے ہیں

طلب معشوق کی عاشق نے کی ہے بھیج کر خلعت
لیے جبریل سر پر آپ کی پوشاک آتے ہیں

براق برق دم سے برق خوش ہو ہو کے کہتی ہے
چلن کیا کیا تجھے اے توسن چالاک آتے ہیں

ہے آمد آج ان کی جن کے سودائے محبت میں
عدم سے سوئے ہستی گل گریباں چاک آتے ہیں

اٹھا کر انگلیاں کہتی ہیں موجیں بحر رحمت کی
کہ دریائے رسالت کے بڑے تیراک آتے ہیں

مولانا امداد اللہ تھانوی مہاجر مکیؒ

کر کے نثار آپ پر گھر بار یا رسولؐ
اب آپڑا ہوں آپ کے دربار یا رسولؐ

عالم نہ متقی ہوں نہ زاہد نہ پارسا
ہوں امتی تمھارا گنہ گار یا رسولؐ

دونوں جہاں میں مجھ کو وسیلہ ہے آپ کا
کیا غم ہے گرچہ ہوں میں بہت خوار یا رسولؐ

ذات آپ کی تو رحمت و شفقت ہے سر بسر
میں گرچہ ہوں تمام خطا وار یا رسولؐ

کیا ڈر ہے اس کو لشکر عصیان و جرم سے
تم سا شفیع ہو جس کا مدد گار یا رسولؐ

ہو آستانہ آپ کا امداد کی جبیں
اور اس سے زیادہ کچھ نہیں درکار یا رسولؐ

فضیلت نعت پاک

حضرت انوار اللہ صاحب فضیلت جنگ بانی جامعہ نظامیہ کا کلام

نعت وہ ہے جس کا حضرت نے کیا خود اہتمام
حق تعالی نے لیا ہے جملہ نبیوں سے یہ کام

ہے جو محروم اس سے ہے ایمان اس کا ناتمام
اور جو دشمن ہو اس کے کفر میں پھر کیا کلام

کی بذات خود خدا نے نعت جب محبوب کی
پھر ثنا دل سے کریں کیوں کر نہ سب محبوبؐ کی

نعت شریف

شرک ہر چند برملا تو نہیں
دیکھو دل میں وہ چھپ گیا تو نہیں

دل ٹھکانے نہیں ہے کیا باعث
وہ کسی زلف میں پھنسا تو نہیں

دل کو وہ توڑتے ہیں یہ کہہ کر
دیکھئے اس میں کچھ دغا تو نہیں

واں بدلتی ہے قلب کی حالت
خاک یثرب کی کیمیا تو نہیں

دیکھتے ہیں پہ بات کرتے نہیں
انورآ تم پہ وہ خفا تو نہیں

مولانا رضا بریلوی، احمد رضا خاں

واہ کیا جود و کرم ہے شہ بطحا تیرا
نہیں سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

دھارے چلتے ہیں عطا کے وہ ہے قطرا تیرا
تارے کھلتے ہیں سخا کے وہ ہے ذرا تیرا

فیض ہے یا شہ تسنیمؑ نرالا تیرا
آپ پیاسوں کے تجسس میں ہے دریا تیرا

فرش والے تری شوکت کا علو کیا جانیں
خسروا، عرش پہ اڑتا ہے پھریرا تیرا

آسماں خوان و زمیں خوان و زمانہ مہماں
صاحب خانہ لقب کس کا ہے تیرا، تیرا

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب
یعنی محبوب و محب میں نہیں میرا تیرا

چور حاکم سے چھپا کرتے ہیں یاں اس کے خلاف
تیرے دامن میں چھپے چور انوکھا تیرا

آنکھیں ٹھنڈی ہوں، جگر تازہ ہوں جانیں سیراب
سچے سورج، وہ دل آرا ہے اجالا تیرا

دل عبث خوف سے پتہ سا اڑا جاتا ہے
پلہ ہلکا سہی بھاری ہے بھروسا تیرا

ایک میں کیا، مرے عصیاں کی حقیقت کتنی
مجھ سے سو لاکھ کو کافی ہے اشارا تیرا

تیرے ٹکڑوں سے پلے غیر کی ٹھوکر پہ نہ ڈال
جھڑکیاں کھائیں کہاں چھوڑ کے صدقا تیرا

خوار و بیمار و خطا وار و گنہگار ہوں میں
رافع و دافع و شافع، لقب آقا تیرا

تو جو چاہے تو ابھی میل مرے دل کے دھلیں
کہ خدا دل نہیں کرتا کبھی میلا تیرا

دور کیا جانئے بدکار پہ کیسی گزرے
تیرے ہی در پہ مرے، بیکس و تنہا تیرا

تیرے صدقے مجھے اک بوند بہت ہے تیری
جس دن اچھوں کو ملے جام چھلکتا تیرا

تیری سرکار میں لاتا ہے رضا اس کو شفیع
جو مرا غوث ہے، اور لاڈلا بیٹا تیرا

☆☆☆☆☆

حضرت خواجہ محبوب اللہ صاحب قادری علیہ الرحمتہ خلق

مالک کیا خدا نے اسے دو جہاں کا
ایسا کوئی رسول بھی ہے عز و شان کا

تعریف آپ کی نہ کریں ہم تو کیا کریں
یہ تو غذا ہے دل کی مزا ہے زبان کا

مسند لگی ہوئی ہے مرے بادشاہ کی
اس جا جہاں نہ دخل ہو وہم و گمان کا

کہدو لوائے حمد کے نیچے مقیم ہیں
پوچھے کوئی پتہ جو ہمارے مکان کا

اپنے زمین دل میں وہ رونق فزا ہیں خلق
جس کے قدم سے فخر بڑھا آسمان کا

حضرت شائق

ہوا بندھے گی جو محشر میں میرے آہوں کی
یقیں ہے فرد بھی اڑ جائے گی گناہوں کی

کریں حضور شفاعت جو روسیاہوں کی
تو بے گناہوں کو ہو آرزو گناہوں کی

ادب یہ وقت زیارت مجھے سکھاتا ہے
پڑے نہ روضہ پہ پرچھائیں بھی گناہوں کی

حضور ساتھ پہلو چل کے جلد بخشالو
طلب ہوئی ہے سر حشر عذر خواہوں کی

تمہاری سٹ پٹی دستار کے فدا سرکار
اسی سے شان ہے دنیا میں کج کلاہوں کی

چلی مدینے کو کس شان سے مری عرضی
کہ پیچھے پیچھے ادب سے ہے فوج آہوں کی

نبی کا نام نکلتے ہی منہ سے اے شائق
ہوئی نہ حشر میں پرسش مرے گناہوں کی

حضرت شاہ خاموش رحمتہ اللہ علیہ

لقائے خدا ہے لقائے محمد   ثنائے خدا ہے ثنائے محمد
نہ ہوتے محمد خدائی نہ ہوتی   بنی سب خدائی برائے محمد
محمد ہے راضی خدا بھی ہے راضی   رضائے خدا ہے رضائے محمد
زمیں فخر کرتی ہے عرش و مکاں پر   مدینے میں جب گھر بنائے محمد
ملک اور فلک اور لوح و قلم سے   ہوئی سب سے اول بنائے محمد
پیمبر اولوالعزم تھے گو کہ سارے   مگر جیسا رتبہ کہ پائے محمد
فرشتوں کی آنکھوں میں ہوتی ہے زینت   کہ سرمہ ہے کیا خاک پائے محمد
کہاں ہم کو نسبت جو پابوس ہوتے   سرعرش پر پہونچے پائے محمد
ہوا چاند دو ٹکڑے کیا معجزہ تھا   فلک سے زمیں پر گرائے محمد
فقط بخشوانے کو امت کے اے دل   یہ دنیا میں تشریف لائے محمد
احد اور احمد میں کیا ہے جدائی   بجائے خدا سمجھو جائے محمد
اگر عیسی کرتے تھے مردوں کو زندہ   نبوت کو زندہ بنائے محمد
سوا چار یاروں کے ہمراز و ہمدم   نہیں کوئی اور آشنائے محمد

قیامت کا خاموش کیا خوف اس کو
جو دل سے رہے جاں فدائے محمد

حضرت سید شاہ محمد سیف الدین حسینی رضوی قادری شرفی رحمتہ اللہ علیہ

ہے مالک دنیا بھی ثنا خوان محمد
کیا شان ہے کیا شان ہے کیا شان محمد

قبضہ میں ہے جو گوشہ دامان محمد
مسرور اس لئے ہیں غلامان محمد

فردوس میں ہر ایک کو لیجائیں گے ہمراہ
امت کے لیے خاص ہے احسان محمد

جو کھوتا ہے اپنے کو خدا ملتا ہے اس کو
واضح ہے حدیثوں میں یہ اعلان محمد

ہر وقت مشیت پہ یہ راضی بہ رضا ہیں
شاکر ہیں مشیت پہ غلامان محمد

تھا حضرت صدیق کا ایقان ہمیشہ
جو حکم خدا ہے وہ ہے فرمان محمد

اے سیف تجھے دیکھ کے کہتا ہے زمانہ
ہے ہاتھ میں اس کے بھی تو دامان محمد

مولانا حسن بریلوی، حسن رضا خاںؒ

سیر گلشن کون دیکھے دشت طیبہ چھوڑ کر
سوئے جنت کون جائے در تمھارا چھوڑ کر

سرگزشت غم کہوں کس سے ترے ہوتے ہوئے
کس کے در پر جاؤں تیرا آستانہ چھوڑ کر

بے لقائے یار ان کو چین آجاتا اگر
بار بار آتے نہ یوں جبریل سد رہ چھوڑ کر

کون کہتا ہے دل بے مدعا ہے خوب چیز
میں تو کوڑی کو نہ لوں ان کی تمنا چھوڑ کر

مرہی جاؤں میں اگر اس در سے جاؤں دو قدم
کیا بچے بیمار غم قرب مسیحا چھوڑ کر

بخشوانا مجھ سے عاصی کا روا ہوگا کسے
کس کے دامن میں چھپوں دامن تمھارا چھوڑ کر

حشر میں اک اک کا منہ جو تکتے پھرتے ہیں عدو
آفتوں میں پھنس گئے ان کا سہارا چھوڑ کر

مر کے جیتے ہیں جو ان کے در پہ جاتے ہیں حسن
جی کے مرتے ہیں جو آتے ہیں مدینہ چھوڑ کر

حضرت امیر مینائی

نہیں ہے آسرا کوئی ہمارا یا رسول اللہ ﷺ
تمہارے ہیں تمہارا ہے سہارا یا رسول اللہ ﷺ

زمیں ہوتی نہ بالائے زمین و آسماں ہوتا
تمہارا ہی کرشمہ ہے یہ سارا یارسول اللہ ﷺ

مدد فرمایئے اب تاب گویائی نہیں باقی
چلی جب تک زباں میں نے پکارا یارسول اللہ ﷺ

بڑی بندہ نوازی کی جو وقت نزع آپ آئے
ذرا ٹھہریں کہ میں کرلوں نظارہ یارسول اللہ ﷺ

نہ حوروں سے مجھے مطلب نہ جنت کی مجھے خواہش
میری آنکھیں ہوں اور تیرا نظارہ یارسول اللہ ﷺ

امیر بے نوا دنیا میں کس کا آسرا ڈھونڈے
رہا مداح دنیا میں تمہارا یارسول اللہ ﷺ

نعت شریف

مفتی و خطیب حضرت محمد عبدالرحمٰن صدیقی فخرؔی مرحوم

ظہور نورِ مطلق ہے رخِ روشن محمد ﷺ کا
کوئی مانے نہ مانے دوست یا دشمن محمد ﷺ کا

حدیث ’’ من رانی ‘‘ دیکھ لو یہ صاف کہتی ہے
خدا کو دیکھنا ہے اصل میں درشن محمد ﷺ کا

قدِ بے سایہ نے یہ راز افشاء کردیا آخر
مجسم نور کا پتلا تھا جسم و تن محمد ﷺ کا

تصور میں جو ہے آٹھوں پہر صورت محمد ﷺ کی
تو ٹوٹا دل بھی میرا بن گیا مسکن محمد ﷺ کا

ہے ملجا اور ماوی اپنا دنیا اور عقبیٰ میں
’’ نہ چھوٹا ہے نہ چھوٹے گا کبھی دامن محمد ﷺ کا ‘‘

جو صدمات غم ہجر نبی میں داغ پایا ہوں
کھلا ہے دل میں لالہ زار یا گلشن محمد ﷺ کا

مقدس بعد بعرش اعلیٰ ' اعلیٰ تر ہے رتبہ میں
مقام روضہ انور جو ہے مدفن محمد ﷺ کا

یہ جاری صوفیہ حضرات میں جو رسم بیعت ہے
بندھا جاتا ہے اپنے شیخ تک بندھن محمد ﷺ کا

نہ کیوں اترائیں گے محشر میں ان کے امتی فخرؔی
رہے گا عاصیوں کے ہاتھ میں دامن محمد ﷺ کا

حضرت شیخ الاسلام سید محمد بادشاہ حسینی قادری لئیقؔ رحمتہ اللہ علیہ

سید کل بھی ہیں اور احمد مختار بھی ہیں
آپ کونین کے آقا بھی ہیں سردار بھی ہیں

ساری امت پہ ہے اس رحمت عالم کی نظر
اس میں ابرار بھی ہیں اور گنہگار بھی ہیں

ان کی کملی میں نہیں کس کے لیے جائے پناہ
وہ تو ہر ایک کے شافع بھی ہیں غمخوار بھی ہیں

کیا تماشا ہے محبت کے پرستاروں کا
وہ مسیحائے زمانہ بھی ہیں بیمار بھی ہیں

کچھ عجب عشق نبی ﷺ نے ہمیں بخشا اعجاز
حق کے مطلوب بھی ہیں اور طلب گار بھی ہیں

زحمت جلوہ ادھر بھی کبھی اے حسن ملیح
آرزو میں تری کچھ اور نمک خوار بھی ہیں

اے کریم ابن کریم ابن کریم
ہم ترے در کے بھکاری بھی ہیں حقدار بھی ہیں

فکر فردا مجھے کیوں ہو کہ لئیقؔ
غوث اعظمؒ بھی ہیں سرکاروں کے سرکار بھی ہیں

امیر مینائی لکھنوی، مفتی امیر احمد

سکہ رائج جب سے دینِ مصطفیؐ کا ہوگیا
غلغلہ ساری خدائی میں خدا کا ہوگیا

جب سے دل دیوانہ محبوبِ خدا کا ہوگیا
مصطفیٰ اس کے ہوئے وہ مصطفیٰ کا ہوگیا

حشر میں نیچے لوائے حمد کے پائی جگہ
ظلِ رحمت سایہ اس زلف رسا کا ہوگیا

اول بعثت میں ختم الانبیاء پایا لقب
رتبہ حاصل ابتدا میں انتہا کا ہوگیا

جب پئے گلگشت باغوں میں مدینے کے چلی
پھولوں کی ڈالی وہیں دامن صبا کا ہوگیا

موم، پتھر کو یہ اس فخر سلیمانؑ نے کیا
حلقہ خاتم نگین نقش پا کا ہوگیا

طوق، دین مصطفیٰ کا جس کی گردن میں پڑا
قید سے آزاد وہ بندہ خدا کا ہوگیا

رحمت حق کیوں نہ ہو نازل محبّ پر آپ کے
آشنا ہے آشنا جو آشنا کا ہوگیا

روح نے جلوہ جو دیکھا آپ کا قندیلِ عرش
آشیانہ اس گرفتارِ بلا کا ہوگیا

خاتمہ جب ہوگیا بالخیر تو سمجھا یہ میں
ختم مجھ پر لطف، ختم الانبیاء کا ہوگیا

التجا پر امت عاصی کی جب آمیں کہی
بول بالا ان غریبوں کی دعا کا ہوگیا

دونوں رخساروں کی مدحت میں ہوا موزون جو شعر
ترجمہ شمس الضحیٰ بدر الدجیٰ کا ہوگیا

نعت میں ہم نے جو لکھا ایک پرچہ بھی امیرؔ
مل گئی دولت وہ نسخہ کیمیا کا ہوگیا

☆☆☆☆☆

☆☆☆

ظفرؔ، سراج الدین ابوظفر بہادر شاہ

اے سرور دو کون شہنشاہ ذوالکرم ۔۔۔ سرخیل مرسلین و شفاعت گر امم
رنگ ظہور سے ترے گلشن رخ حدوث ۔۔۔ نور و جود سے ترے روشن دل قدم
تو تھا سریر اوج رسالت پہ جلوہ گر ۔۔۔ آدم جہاں ہنوز پس پردہ عدم
صدقے زمین کے ہوتا نہ پھر پھر کے آسماں ۔۔۔ رکھتا سرزمیں نہ اگر اپنا تو قدم
محروم تیرے دست مبارک سے رہ گیا ۔۔۔ کیوں کہ نہ اپنا چاک گریباں کرے قلم
واللیل تیرے گیسوئے مشکیں کی ہے ثنا ۔۔۔ والشمس ہے ترے رخ پر نور کی قسم
تیری جناب پاک میں ہے یہ ظفرؔ کی عرض ۔۔۔ صدقے میں اپنے آل کی اے شاہ محتشم
صیقل سے اپنے لطف و عنایت کے دور کر ۔۔۔ آئینہ ضمیر سے میرے غبار غم
پہنچا نہ آستان مقدس کو تیرے میں ۔۔۔ اس غم سے مثل چشمہ ہوئی میری چشم نم

پر خاکِ آستاں کو تری اپنی چشم میں
کرتا ہوں سرمہ میل تصور سے دم بدم

انشاءؔ انشاء اللہ خاں دہلوی ثم لکھنوی

آپ خدا نے جب کہا صل علی محمد — کیوں نہ کہیں پھر انبیا صلی علی محمد
عرش سے آتی ہے صدا صل علی محمد — نور جمال کبریا صل علی محمد

صل علی نبینا صل علی محمد

عرش کے کچھ نہیں فقط قائمہ جلیل پر — لوح جبین مہر پر چشمہ سلسبیل پر
ثبت یہی نقوش ہیں عدن کی ہر فصیل پر — ہے خط نسخ سے لکھا شہ پر جبرئیل پر

صل علی نبینا صل علی محمد

لمعہ ذات کبریا، باعث خلق جزو کل — فخر جمیع مرسلیں، رہبر و ہادی سبل
نور سے جس کے ہوگئی آتش کفر بجھ کے گل — بعد نماز تھا یہی ورود و ظیفہ رسل

صل علی نبینا صل علی محمد

بھیجتے ہیں سدا درود وحش و طیور و انس و جن — واہ عجیب چیز ہے قلب ہو جس سے مطمئن
حور و بہشت جاوداں کس کو ملے ہیں اس کے بن — انشاؔ اگر نجات تو چاہے تو پڑھ یہ رات دن

صل علی نبینا صل علی محمد

حضرت ضیاء

محبت کے داتا دیا کرنے والے
دلوں میں نگاہوں میں جا کرنے والے

عنایت کے بادل کرم کی گھٹا سے
تمنا کا جنگل ہرا کرنے والے

بسر کر رہے ہیں بھروسے پہ تیرے
دعاؤں کا محشر بپا کرنے والے

جو غنچہ تھے کل آج گل بن رہے ہیں
پسا رے ہیں دامن حیا کرنے والے

مریض محبت کی ہو خیر یارب
دعا کر رہے ہیں دوا کرنے والے

گلا کٹ بھی جائے زباں سے نہ نکلے
کوئی اور ہوں گے گلہ کرنے والے

کبھی تو دعا لے اسیروں کے دل کی
قفس کے پرندے رہا کرنے والے

جو تم مہرباں ہو تو پھر خوف کیسا
جہنم میں جائیں جفا کرنے والے

کس امید پر دل کو مندر بناؤں
ضیاؔ ہیں یہ بت سب دغا کرنے والے

حضرت قطب العرفان ہاشمیؔ

رسول اللہ تم شان خدا ہو
شفیع المذنبین خیر الوری ہو

بشر کیوں کر کہوں نور خدا ہو
خدا ہی جانتا ہے تم کہ کیا ہو

شرف حق نے دیا نبیوں پہ تم کو
قرآں شاہد ہے ختم الانبیاء ہو

ہوئی تخلیق عالم جس کے باعث
وہ ختم المرسلیں شمس الضحی ہو

بنے ارض و سما بس جس کی خاطر
وہ تم شاہنشہ ہر دوسرا ہو

نہ ہو کیوں مرتبہ نبیوں میں اعلیٰ
خدا خود جس پہ عاشق ہو فدا ہو

میں صدقے زلف والے کملی والے
تری چشم کرم ہم پر سوا ہو

بھنور میں کیا ہو اس کشتی کو خطرہ
کہ جس کا آپ ایسا نا خدا ہو

نظر ہو اسطرف رحم و کرم کی
کہ میرے درد دل کی بھی دوا ہو

تمہارے واسطے دنیا کو چھوڑا
تم ہی ان بیکسوں کا آسرا ہو

شہ بطحیٰ بلالو ہاشمیؔ کو
قبول اتنی تو اس کی التجا ہو

☆☆☆☆☆

☆☆☆

حضرت جگر مرادآبادی

اک رند ہے اور مدحت سلطان مدینہ
ہاں کوئی نظر رحمت سلطان مدینہ

تو صبح ازل آئینہ حسن ازل بھی
اے صلی علی صورت سلطان مدینہ

اے خاک مدینہ تری گلیوں کے تصدق
تو خلد ہے تو جنت سلطان مدینہ

اس طرح کہ ہر سانس ہو مصروف عبادت
دیکھوں میں در دولت سلطان مدینہ

کونین کا غم یاد خدا درد شفاعت
دولت ہے یہی دولت سلطان مدینہ

کچھ اور نہیں کام جگر مجھ کو کسی سے
کافی ہے بس اک نسبت سلطان مدینہ

حضرت اصغر گونڈوی

دل نثار مصطفیٰ جاں پائمال مصطفیٰ ﷺ
یہ اویس مصطفیٰ ہے وہ بلال مصطفیٰ ﷺ

دونوں عالم تھے مرے صرف دعا میں محو غرق
میں خدا سے کر رہا تھا جب سوال مصطفیٰ ﷺ

عالم لاہوت میں اور عالم ناسوت میں
کوندتی ہے ہر طرف برق جمال مصطفیٰ ﷺ

عظمت تنزیہ دیکھی ، شوکت تشبیہ بھی
ایک حال مصطفیٰ ﷺ ہے ایک قال مصطفیٰ ﷺ

سب سمجھتے ہیں اسے شمع شبستان حرا
نور ہے کونین کا لیکن جمال مصطفیٰ

دیکھئے کیا حال کر ڈالے شب یلدائے غم
یا نظر آئے ذرا صبح جمال مصطفیٰ ﷺ

ذرہ ذرہ عالم ہستی کا روشن ہو گیا
اللہ اللہ شوکت و شان جمال مصطفیٰ

ماہرالقادری (منظور حسین)

رسول مجتبے کہیئے ' محمد ؐ مصطفے کہیئے
خدا کے بعد بس وہ ہیں' پھر اس کے بعد کیا کہیئے

شریعت کا ہے یہ اصرار ختم الانبیاء کہیئے
محبت کا تقاضا ہے کہ محبوب ؐ خدا کہیئے

جب ان کا ذکر ہو دنیا سراپا گوش ہو جائے
جب ان کا نام آئے مرحبا صلی علی کہیئے

مرے سرکار کے نقش قدم شمع ہدایت ہیں
یہ وہ منزل ہے جس کو مغفرت کا راستا کہیئے

محمد ؐ کی نبوت دائرہ ہے نور وحدت کا
اسی کو ابتدا کہیئے ' اسی کو انتہا کہیئے

غبار راہ طیبہ سرمہء چشم بصیرت ہے
یہی وہ خاک ہے جس خاک کو خاک شفا کہیئے

مدینہ یاد آتا ہے تو پھر آنسو نہیں رکتے
مری آنکھوں کو ماہر ! چشمہ آب بقا کہیئے

حضرت سید شیخن احمد شطاری کاملؒ

کرم ہو جائے، تو کرلوں نظارا یا رسول اللہ ﷺ
نہیں ہے جرءت عرض تمنا یا رسول اللہ ﷺ

تمہیں سے نسبت وارفتگی پر فخر کرتے ہیں
تمہیں پر ہے ہمارا ناز سارا یا رسول اللہ ﷺ

مری بخشش کو کیا دنیا کی بخشش کیلئے بس ہے
تمہاری چشم رحمت کا اشارا یا رسول اللہ ﷺ

عمل کیسے عمل کس کے عمل اور ان کی قیمت کیا؟
مجھے تو دیجئے اپنا اتارا یا رسول اللہ ﷺ

مجسم رحمت حق کا تصور جب ہوا کامل
نظر میں کھینچ گیا نقشہ تمہارا یا رسول اللہ ﷺ

قسم اللہ کی سارے مظاہر یونہی رہ جاتے
خدا تم کو اگر پیدا نہ کرتا یا رسول اللہ ﷺ

یقیں ہے آپ ہر عاشق کے گھر تشریف لاتے ہیں
مرے گھر میں بھی ہو جائے نظارا یا رسول اللہ ﷺ

برائے فاطمہ زہرا سنبھالو دونوں عالم میں
نہ کہلائیں کہیں ہم بے سہارا یا رسول اللہ ﷺ

حضرت ابوالفضل سید محمود قادری محمودؔ علیہ الرحمتہ

راحت جان عاشقاں صَلِّ علٰی محمدؐ
مونس قلب بے کساں صل علی محمدؐ

راہبر رہ ہدیٰ، ہادی مسلک صفا
شافع جملہ عاصیاں صل علی محمدؐ

خسرو کشور عطا مالک ملک دوسرا
رحمت عالم بے گماں صل علی محمدؐ

جس کے کرم کی دھوم ہے فرش سے لیکے عرش تک
تم ہو وہ فضل بے کراں صل علی محمدؐ

جن سے دلوں میں تازگی جن سے بہار زندگی
جن کا چمن ہے بے خزاں صل علی محمدؐ

ان کی زباں زبان حق، ان کا بیاں بیان حق
مظہر شان کن نکاں صل علی محمدؐ

قبلہ جملہ مومناں کعبہ جملہ عارفان
بالیقیں ان کا آستاں صل علی محمدؐ

ان کی عطا عطائے رب ان کی لقا لقائے رب
مرۃ حق خدا کی شان صلی عل محمدؐ

محمودؔ خستہ حال کیا ان کی صفت بیان کرے
ان کا خدا ہے مدح خواں صل علی محمدؐ

سید حامد علی تنویر

جمال محمد دکھا دے الٰہی — مرا بخت خفتہ جگا دے الٰہی
مجھے مست و بے خود بنا دے الٰہی — مئے حب احمد پلادے الٰہی
بہر حال پہونچادے طیبہ نگر تک — مری اجڑی دنیا بسا دے الٰہی
فقط یک یاد نبیؐ مجھ کو بس ہے — بجز اس کے سب کچھ بھلا دے الٰہی
صدائے محمد اٹھے ہر نفس سے — مجھے ایسی شان فنا دے الٰہی
پہونچ جاؤں زیر لوائے محمد — شعور اتنا روز جزا دے الٰہی
محمد کے دیوانے ٹھکراتے جائیں — برائے لحد ایسی جا دے الٰہی
دم واپسیں اتنی رحمت ہو مجھ پر — ردائے نبیؐ کی ہوا دے الٰہی

دیا جیسے تنویرؔ کو عشق طیبہ
سفر کا بھی ساماں بنا دے الٰہی

محمد فخرالدین رازیؔ

اے کہ تیرا نام ہے وجہ سکوں وجہ امان
اے کہ تیرے نام سے روشن ہے یہ سارا جہاں
اپنی ہر گردش میں سیارے جھکاتے ہیں جبیں
پر بچھاتے ہیں تری دہلیز پر روح الامین
اے کہ انجم سر جھکا کر کرتے ہیں تجھ کو سلام
آسماں جھکتے ہیں سو سو بار لے کر تیرا نام
اے کہ سورج اپنی تابانی سموتا تجھ سے ہے
اکتساب نور ماہ نو بھی کرتا تجھ سے ہے
سنگ در کی تیرے قسمت لامکاں سے ہے بڑی
جس کی تابش ہی سے ہے قوس قزح کی دلکشی
اے کہ تیرے فقر دولت پر فدا ہیں تاجدار
اے جمال ظل یزداں اے شہ عالی وقار
اے کہ تو شادابی گلشن ہے گلشن کی بہار
تاج زر' تاج سلیمان تیرے قدموں پر نثار
بارشیں برسا رہی ہیں تیری ہی رحمت کے جام
رحمتہ اللعالمین لاریب ہے تیرا ہی نام
نام تیرا جز جُزوِلاینفک ہے جزو لَاِالٰہ
بعد الا اللہ پھر کوئی نہیں تیرے سوا

خلق، نواب بہادر یار جنگ

اے کہ ترے وجود پر خالق دو جہاں کو ناز
اے کہ ترا وجود ہے وجہ وجود کائنات

اے کہ ترا سر نیاز حد کمال بندگی
اے کہ ترا مقام عشق قرب تمام عین ذات

خوگر بندگی جو تھے تیرے طفیل میں ہوئے
مالک مصر و کاشغر وارث دجلہ و فرات

ترے بیاں سے کھل گئیں، ترے عمل سے حل ہوئیں
منطقیوں کی الجھنیں، فسلفیوں کی مشکلات

مدحت شاہ دوسرا مجھ سے بیاں ہو کس طرح
تنگ مرے تصورات پست مرے تخیلات

☆☆☆☆

بندہ شاہ چشتی حیدرآبادیؒ میر فیاض الدین علی خاں

میں ترے کاکل مشکیں پہ ختن کو واروں
یا ترے سرخی لب پر سے یمن کو واروں

تیرے دندان مبارک کی ملاحت پر سے
صدقہ نسریں کو کروں اور سمن کو واروں

کوئی صدقہ کے بھی قابل نہیں اے جان جہاں
دہن خوش پر سے ترے کس کے دہن کو واروں

تیرے اس مصحف رخ پر سے محمدؐ میرے
ان کتابوں کے بجا ہے جو متن کو واروں

جی میں آتا ہے کہ یکبار گی شاہ کونین
چتر پر سے ترے اس چرخ کہن کو واروں

تیرے تابندگی موئے مبارک پر سے
لے کے خورشید منور سے کرن کو واروں

تو وہ گل دستہ قدرت ہے رسول عربیؐ
کم ہے تجھ پر سے اگر جان چمن کو واروں

راہ میں تیرے یہ توصیف کی اے جان جہاں
ہے سزا وار جو میں روح سخن کو واروں

چاہتا ہے ترا بندہ میرے خواجہ کہ حبیب
اس قصیدے کی زمین پر سے زمن کو واروں

مولانا ظفر علی خاں

وہ شمع اجالا جس نے کیا چالیس برس تک غاروں میں
اک روز چمکنے والی تھی سب دنیا کے درباروں میں

گر ارض و سما کی محفل میں ' لولاک لما ' کا شور نہ ہو
یہ رنگ نہ ہو گلزاروں میں یہ نور نہ ہو سیاروں میں

جو فلسفیوں سے کھل نہ سکا ' جو نکتہ وروں سے حل نہ ہوا
وہ راز اک کملی والے نے بتلا دیا چند اشاروں میں

بوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ و علیؓ ہیں کرنیں ایک ہی مشعل کی
ہم مرتبہ ہیں یار ان نبی کچھ فرق نہیں ان چاروں میں

وہ جنس نہیں ایمان جسے لے آئیں دکان فلسفہ سے
ڈھونڈے سے ملے گی عاقل کو یہ قرآن کے سیپاروں میں

روش صدیقی جوالا پوری

صاحب تاج ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم
صدر نشین بزم رسالت صلی اللہ علیہ وسلم

اس کی گلی کا ذرہ ذرہ مہر درخشاں بن کر چمکا
فرش قدم افلاک کی عظمت صلی اللہ علیہ وسلم

درس مروت فرماں اس کا نوع بشر پر احساں اس کا
امن و محبت اس کی شریعت صلی اللہ علیہ وسلم

بغض و حسد کا نام ہوا کم' چمکا رایت عفو و ترحم
جاگ اٹھی انساں کی شرافت صلی اللہ علیہ وسلم

نور جبیں انسان کا چمکا' فرق مٹا محتاج و غنی کا
ایک ہوئے سرمایہ و محنت صلی اللہ علیہ وسلم

دین میں فیضان ہے اس کا' ذوق یقیں احسان ہے اس کا
اس کے در کی خاک میں حکمت صلی اللہ علیہ وسلم

زاہد و عاصی' عارف و عامی سب ہیں در اقدس کے سلامی
سب پہ گل افشاں دامن رحمت صلی اللہ علیہ وسلم

قرب الٰہی سنت اس کی' حسن عمل ہے طاعت اس کی
حاصل ایماں اس کی محبت صلی اللہ علیہ وسلم

مذاق میاںؒ بدایونی، شاہ محمد دلدار علی

ہے شمع خدا انجمن آرائے مدینہ
جبریل ہے پروانہ شیدائے مدینہ

ہر رنگ میں ہے وہ چمن آرائے مدینہ
ہر گل میں ہے بوئے گل زیبائے مدینہ

دل عرش ہے تیرا شہہ والائے مدینہ
تو آئے تو سینہ مرا ہو جائے مدینہ

قدرت کا خدا کی نظر آتا ہے تماشا
کیا دید کے قابل ہے تماشائے مدینہ

سینہ مرا میخانہ حب مدنی ہے
جام آنکھیں ہیں دل ہے مرا مینائے مدینہ

بندہ پہ در عین عنایت یہ کھلا ہے
جب بند کروں آنکھ نظر آئے مدینہ

سب کچھ ہے عنایات میں تیری مرے آقا
بندہ پہ عنایت رہے مولائے مدینہ

ہیں تازہ مضامین مذاق اپنی غزل میں
بہتر ہیں سبھی یوں تو غزل ہائے مدینہ

شکیل بدایونی

موت ہی نہ آجائے کاش ایسے جینے سے
عاشقِ نبیؐ ہو کر دور ہوں مدینے سے

فرقتِ محمدؐ میں خوں فشاں ہیں یوں آنکھیں
جیسے مے چھلکتی ہو سرخ آب گینے سے

زندگی کے طوفاں میں جب کہ ناخدا تم ہو
کیوں نہ ہوں خدا والے مطمئن سفینے سے

کون سی دعا ہے وہ جو اثر نہیں رکھتی
ہاں مگر یہ لازم ہے مانگئے قرینے سے

اے حسین بطحاسن' ہے یہی خوشی میری
عمر بھر لگا رکھوں تیرے غم کو سینے سے

☆☆☆☆
☆☆☆

صفی اورنگ آبادی

خدا کو ہم نے پہچانا خدا ہے
محمد یہ تصدق آپ کا ہے

سرِ محشر یہ کیسا ماجرا ہے
جسے دیکھو تم ہی کو دیکھتا ہے

نہیں کوئی کسی کا یا محمد
غریبوں کو تمہارا آسرا ہے

سناؤں کس کو جو حسرت ہے میری
کہوں کس سے جو میرا مدعا ہے

تمہارا امتی بندہ خدا کا
مرا دونوں طرف سے بھی بھلا ہے

نہ کر ذکر عدوئے دین اے دل
بروں کا نام لینا بھی برا ہے

صفی کی آبرو ہے آپ کے ہاتھ
برا ہے یا بھلا ہے آپکا ہے

انور صابری

مچلنے لگے میری پلکوں پہ آنسو مجھے جب شہنشاہ دیں یاد آئے
ستاروں کو قصے دل مبتلا کے نگاہوں کی خاموشیوں نے سنائے

کروں میں جہاں جا کے ذکر محمدؐ مزہ جب ہے اے جذبہ والہانہ
مرے ساز احساس پر روح جامیؒ کوئی اپنی تازہ غزل گنگنائے

وہ معراج کی شب پئے خیر مقدم تھا افلاک پر شادمانی کا عالم
بہشت بریں میں صف انبیاءؑ نے درودوں سلاموں کے تحفے سجائے

وفا کا یہی مقصد زندگی ہے، یہی اولیں شرط عشق نبیؐ ہے
کبھی شدت اضطراب الم سے، نمی چشم حسرت میں آنے نہ پائے

نہ گھبراو اے عاشقان رسالت، دم گرمئی آفتاب قیامت
قبائے شفاعت کے ہوں گے میسر سروں پر سر حشر پر کیف سائے

جدھر اٹھ گئے پائے سرکارؐ والا، کلیجے سے ظلمت کے ابھرا اجالا
جوار نقوش قدم تک جو پہنچے وہ ذرے مثال سحر جگمائے

مدینہ کی جانب تمنا ہے انور ! چلو اس ادا سے باندازِ مستی
صحابہؓ کے دور محبت کا خاکہ مرا رہبر آرزو بنتا جائے

نعت پاک

حضرت سید معز الدین قادری ملتانی

شہ لولاک اول ، رحمتہ للعالمین آخر
یہ شہکار ازل اول کہیں ہے اور کہیں آخر

ہوئے ہیں انبیاء کی صف میں ختم المرسلیں آخر
کہ سارے انبیاء خاتم تھے آقاؐ تھے نگیں آخر

مکمل ہوچکا کار ہدایت شاہ طیبہ سے
واکملت لکم کی آئی نص آخریں آخر

ہوا ارض حرم پر جب ظہور رحمت عالم
بڑھی ہے مرتبے میں آسمانوں سے زمیں آخر

نہ جانے کب سے دل میں تھی تمنائے قدم بوسی
شب معراج نکلی حسرت عرش بریں آخر

ظہور عبد کامل باعث ختم نبوت ہے
کہ پورا ہوگیا منشائے رب العالمیں آخر

مرے سرکار کا یہ قرب او ادنی معمہ ہے
نہ جانے حق سے تھے قوسین پر کتنے قریں آخر

فرشتہ بھی حریف تیزگامی بشر کب ہے
ٹھٹک کر رہ گئے سدرہ پہ جبریل امیں آخر

معز ربط غلامی نے شرف بخشا زیارت کا
کرم پر ہوگئے مائل مدینے کے مکیں آخر

حضرت علی افسر صاحب علیہ الرحمۃ

تعجب کیا ہے آقا سے جو کہہ کر بات کرتے ہیں
اگر ہوں دیدہ ور خادم تو منظر بات کرتے ہیں

حقیقت آیت ماینطق سے ہوگئی ظاہر
زباں ہے آپ کی خلاق اکبر بات کرتے ہیں

گواہی دے رہا ہے معجزہ شق القمر کا یہ
اشارے گفتگو کرتے ہیں تیور بات کرتے ہیں

وہاں جبریل کیا ان کا تصور جا نہیں سکتا
شب اسریٰ جہاں دو نور مل کر بات کرتے ہیں

نبیؐ تو مظہر قدرت ہیں لیکن بے زبانوں سے
ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و حیدرؓ بات کرتے ہیں

عمر کے حکم نامہ پر طریقہ نیل نے بدلا
غلامان محمدؐ سے سمندر بات کرتے ہیں

شب معراج بھی ہیں چشم پرنم عرش اعلیٰ پر
وہاں بھی بخشش امت کی سرور بات کرتے ہیں

سکھایا حق تعالیٰ نے سلیقہ بات کرنے کا
پیمبر سے صحابہ سر جھکا کر بات کرتے ہیں

محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ کہ جن سے ہے وجود کائنات افسرؔ
یقیناً ان سے ہر شئے کے مقدر بات کرتے ہیں

ڈاکٹر سید محی الدین قادری ہادی

نہیں ہے ان کے ہم پایہ کسی بھی نعت گو کی نعت
کعبؓ' ابن رواحہؓ' حمزہؓ' و حسانؓ جیسی نعت

صحابیات میں کچھ نعت گوئی میں بھی تھیں مشہور
صفیہؓ' عاتکہؓ و ہندؓ و خنساؓ نے لکھی تھی نعت

ہر اک تعریف و مدح و وصف کا درجہ ہے کم کیوں کہ
ہے افضل بعد حمد حق تعالیٰ کے نبی کی نعت

نبی کے دور سے اب تک ہزاروں نے لکھیں نعتیں
ابھی ہے نا تمام و نامکمل اور ادھوری نعت

نہیں ہیں لائق بخشش مرے اعمال کوئی بھی
ہے بخشش کا ذریعہ واسطے میرے' نبی کی نعت

ہے میری التجا اے خالق کون و مکاں ! تجھ سے
نبی کی بارگاہ میں کردے تو مقبول میری نعت

قصیدے ختم ہوجائیں گے ہر اک کے مگر ہادیؔ
قیام دہر تک بے شک لکھی جاتی رہے گی نعت

سید شاہ نصیر الدین بسمل ابوالعلائی حیدرآبادی

جس کو مل گئی دولت تم سے ربط و نسبت کی
ان کو خوف دوزخ کا آرزو نہ جنت کی

احتیاج ہوتی ہے دولت بصیرت کی
دیکھنے کو عالم میں روشنی نبوت کی

کچھ عجیب صناعی ہے یہ دست قدرت کی
رنگ تو مجازی ہے شان ہے حقیقت کی

تھی وہ اصل میں خوبی بے مثال سیرت کی
دل پہ دشمنوں کے بھی تم نے جو حکومت کی

ہر طرف محمد ہیں ہر جگہ محمد ہیں
آنکھ میں کمی لیکن ہے شعور وحدت کی

یہ مقام انسان کو آپ نے دیا ورنہ
کچھ خبر نہ تھی اس کو آپ اپنی عظمت کی

کائنات میں تم پر ناز ہے شرافت کو
ختم ہوگئیں تم پر سب حدیں شرافت کی

بہر بخشش امت غم گسار امت کے
پاؤں پر ورم آیا اس قدر عبادت کی

تھا بلند پہلے سے مرتبہ نبوت کا
شان بڑھ گئی تم سے اور بھی نبوت کی

ہے زمین کا بستر کائنات قدموں پر
سادگی کا یہ منظر شان یہ رسالت کی

حشر میں کسی کا بھی پاسبان نہیں ایسا
سب کو فکر ہے اپنی تم کو فکر امت کی

جس جگہ پہ رک جائے ذہن و فکر انسانی
ابتداء وہاں سے ہے منزل نبوت کی

ان صفات پہ تم کو کیا سے کیا سمجھ لیتا
روکتیں نہ زنجیریں گر مجھے شریعت کی

مجھ کو ہوش میں لانے بسمل آئیں خود آقا
اس مقام پر پہونچے بے خودی محبت کی

نعت شریف

ڈاکٹر عقیل ہاشمی
(سابق صدر شعبہ اردو عثمانیہ یونیورسٹی)

بزم جہاں کی کیا ہے حقیقت شاہ عرب یا رب ہی جانے
سرازل کیا راز مشیت شاہ عرب یا رب ہی جانے

نور سراپا جلوہ یزداں سید والا ' ہادی دوراں !!
آن نبوت ' شان رسالت شاہ عرب یا رب ہی جانے

وجہ شہود و غیب وہی ہیں مقصد حق لاریب وہی ہیں
مظہر کن یا مصدر وحدت شاہ عرب یا رب ہی جانے

قامت زیبا ان کی مثالی مثل بشر کی بات نرالی
لیسَ کمثلہ باعث قدرت شاہ عرب یا رب ہی جانے

اَیکُم مثلی کا ہے قرینہ علم لدنی کا بھی خزینہ
کوئی نہ سمجھا رفعت و رافت شاہ عرب یا رب ہی جانے

اَسریٰ کی شب قربت مولیٰ منزل اوادنیٰ میں شاہا
کیسی ہے طرفین میں چاہت شاہ عرب یا رب ہی جانے

شمع فروزاں فیض بہ داماں راحت ایماں نعمت عرفاں
کیا ذات اقدس کیا علم وحکمت شاہ عرب یا رب ہی جانے

غار حرا سے عرش بریں تک بدر و احد سے فتح مبیں تک
راز و نیاز کہ جوش محبت شاہ عرب یا رب ہی جانے

عزم وفا کا کیا ہے تقاضہ عشق نبی ﷺ کا کیا ہے سلیقہ
کس دل میں ان سے ہے الفت شاہ عرب یا رب ہی جانے

رتبہ عشق و حسن عمل کا فیصلہ ہوگا اک اک پل کا
کیا کیا نہ ہوگا روز قیامت شاہ عرب یا رب ہی جانے

میں ہوں عقیل عاصی نادم سرور کل کا ادنیٰ خادم
تم کیا جانو ہاشمی نسبت شاہ عرب یا رب ہی جانے

☆☆☆☆

ڈاکٹر ایس اے مجید بیدار

تارِ نفس میں شعلہ بداماں ہو وصف نعت
سانسوں کے زیروبم میں نمایاں ہو وصف نعت

دل کی ہر اک امنگ کے لب پہ ہو مصطفیٰ
دھڑکن کے قلب و جاں میں فروزاں ہو وصف نعت

ہر آرزو ہو دل میں نمایاں تو اس طرح
ہو دید کی تڑپ تو خراماں ہو وصف نعت

لب بند ہوں زبان پہ تالے پڑے رہیں
بس آنکھ کی نمی میں نمایاں ہو وصف نعت

سائے غموں کے دل کو گرفتہ اگر کریں
تاریکیوں کی زد میں چراغاں ہو وصف نعت

دورِ خزاں کو جس سے ہو مژدہ بہار کا
ہر خشک و تر کے واسطے احساں ہو وصف، نعت

بیدارؔ کو قرار ملے کہہ کے مصطفیٰ
رگ رگ میں اس کے لطف بہاراں ہو وصف نعت

حضرت حافظ صادق محی الدین صاحب فہیمؔ مفتی جامعہ نظامیہ

ہجر شہ خوباں سے ہے دل کی لگن تازہ
اشکوں سے وضو میرے کرتے ہیں نین تازہ

دن رات وظیفہ ہے بس صل علی لب پر
ذکر شہ بطحے سے رہتا ہے دہن تازہ

مل جائے پسینہ جو سرکار دو عالم ﷺ کا
ہرگز نہ میں چاہوں گا پھر مشک ختن تازہ

آقا کے تصور سے ملتی ہے جلا دل کو
آقا کے تصور سے رہتا ہے ذہن تازہ

کھو جاتا ہوں طیبہ کے پر نور نظاروں میں
بھولے سے بھی رہتی ہے نا یاد وطن تازہ

نسبت ہو اگر تازہ آتی ہے درون دل
ہر آن مدینے سے نورانی کرن تازہ

تازیست جو سنت کو کرتے رہے ہیں زندہ
زندہ ہیں وہ قبروں میں ہیں ان کے کفن تازہ

اصناف سخن جتنے ہیں سب میں فہیمؔ اب تک
نعت شہ والا کا ہے سب میں سخن تازہ

نعت شریف

کامل حیدرآبادی

کبھی دریچہ کبھی سائبان خوشبو دے
مکیں نبی ﷺ کو پکارے مکان خوشبو دے

کچھ اس ادا سے نبی ﷺ کا بیان خوشبو دے
حرم کے صحن میں جیسے اذان خوشبو دے

نبی ﷺ کہوں تو مرے لب مہک مہک جائیں
نبی ﷺ لکھوں تو قلم کی زبان خوشبو دے

یہ سرزمین عرب کے عجب کرشمے ہیں
یہاں کی ریگ بھی مہکے ' چٹان خوشبو دے

نبی ﷺ کے شہر کے بادل جو کھیت سے گزرے
گیہوں مہکنے لگے اور دھان خوشبو دے

چمن کا آپؐ کے ہر پھول خوشبو والا ہے
حضور ﷺ آپؐ کا کل خاندان خوشبو دے

میرے نبی ﷺ کے پسینے کا آسرا لے کر
کہیں یہ عود کہیں زعفران خوشبو دے

نوازشات ہیں کاملؔ یہ نعت اقدس کی
ہر ایک دور میں اردو زبان خوشبو دے

حافظ محمد شمس الدین زماںؔ استاذ جامعہ نظامیہ

جو کچھ خدا کا ہے وہ ہے سارا رسول کا — ہوگا وہی خدا کا جو ہوگا رسول کا

دینا ہے حق کا اصل میں دینا رسول کا — سارے جہاں کو ملتا ہے صدقہ رسول کا

محبوب حق تعالیٰ ہے شیدا رسول کا — ہر شئی ہے اس کی جو ہے دوانہ رسول کا

ڈرتا نہیں کسی سے شناسا رسول کا — فضل و کرم ہے اس پہ خدا کا رسول کا

کونین کا چراغ ہے اسوہ رسول کا — اللہ تک پہنچتا ہے رستہ رسول کا

جیتے جی اس کو دولت کونین مل گئی — بے دام جو بھی ہوگیا بندہ رسول کا

نور نبی سے کون و مکاں کا وجود ہے — پھیلا ہے دو جہاں میں اجالا رسول کا

ارشاد من رانی مکمل ثبوت ہے — جلوہ ہے حق تعالیٰ کا جلوہ رسول کا

قدموں کو دیکھنے کی برابر سکت نہیں — سمجھے ہیں سہل دیکھنا چہرہ رسول کا

خواب خلیل کے لیے تعبیر ہیں حسین — سب کچھ لٹایا حق پہ نواسہ رسول کا

سدرہ سے آگے جب گئے وہ شاہ دوسرا — جبریل پر کھلا وہاں رتبہ رسول کا

باطل کے دل میں خوف ہمارا نہ کیوں رہے — فضل خدا سے ہم پہ ہے سایہ رسول کا

لاکھوں زمانے آئیں گے اور جائیں گے زماںؔ
اب تک گیا کہاں ہے زمانہ رسول کا

نعت شریف

عزیز حسین عزیزؔ

احد اور نام احمد میں لچک ہے یا رسول اللہ
مگر اک وصف ہے جو مشترک ہے یا رسول اللہ

یہی قوسین کے دونوں کناروں کو ملاتی ہے
مری آنکھوں کے آگے جو دھنک ہے یا رسول اللہ

جو بین بندہ و حق ہے وہ برزخ آپؐ ہیں آقا
اسی کی ذرے ذرے میں چمک ہے یا رسول اللہ

بجز حب خدا حب نبی اب ہوش ہے کس کا
کوئی احساس ہو اب بے لچک ہے یا رسول اللہ

تجلی آپکی دیکھی تھی حق نے عرش اعظم پر
علو کو یاں غلو کہنا ہتک ہے یا رسول اللہ

مسافت کہکشاں کی آپ نے لمحوں میں طے کی تھی
زمانہ پا بہ جولاں آج تک ہے یا رسول اللہ

مرے عرفان کو مجذوبیت کہتی ہے یہ دنیا
یہ تہمت اب مرے مرنے تلک ہے یا رسول اللہ

خبر تھی اس کو بے شک آپ کے مبعوث ہونے کی
ازل سے صورت سجدہ فلک ہے یا رسول اللہ

وہ قانون الٰہی ' آپ کا یہ اسوہ حسنہ
عیاں شیشے میں شیشے کی جھلک ہے یا رسول اللہ

اجازت ہو تو اس پر چل کے آ جاؤں مدینے کو
سر مژگاں ستاروں کی سڑک ہے یا رسول اللہ

کہاں میں اور نظر میری ' کہاں وہ گنبد خضرا
مگر دیدار پیہم کی کسک ہے یا رسول اللہ

لیے ہیں حجر اسود کے وہ جس نے سینکڑوں بوسے
اسے جالی کے بوسے پر جھجک ہے یا رسول اللہ

خطا سر زد نہ ہو جائے کہیں مجھ سے عقیدت میں
وفور شوق میں دل بے دھڑک ہے یا رسول اللہ

ہجوم یاس و حرماں میں یہ دل رو رو کے سویا ہے
بشارت آپ کی بس اک جھلک ہے یا رسول اللہ

عزیزؔ از جان ہے امت کو یہ وابستگی آقا
جدا کب پھول سے اس کی مہک ہے یا رسول اللہ

☆☆☆☆☆

محمد قمرالدین قمر صابری

شاہ یثرب کا تصور میں سراپا دیکھوں
کاش جی بھر کے جمال رخ زیبا دیکھوں

جس سے ہوتی ہے فرشتوں کو بھی تسکین نظر
پھر سے اک بار وہی گنبد خضریٰ دیکھوں

میں مدینے میں جدھر جاؤں جہاں تک پہونچوں
ہر طرف روئے محمد کا اجالا دیکھوں

کیا کہوں کتنے مقامات تجلی ہیں یہاں
سخت مجبور ہوں دو آنکھوں سے کیا کیا دیکھوں

چشم نظارہ مچلتی ہے تسلی کے لیے
آرزو ہے کہ نبی کا رخ زیبا دیکھو

یہ سعادت میرے مولا مجھے ہوجائے نصیب
بند آنکھوں کو کروں کعبے کا کعبہ دیکھوں

رہبری کی مجھے جس وقت ضرورت پیش آئے
بعد قرآن فقط آپ کا اسوہ دیکھوں

اے قمر زیست میں جنت کا مزہ آجائے
جاکے جو بار دگر گلشن بطحیٰ دیکھوں

نعت شریف

حلیم بابرؔ، صدر بزم کہکشاں محبوب نگر

ان نگاہوں نے مری کیسا نظارہ دیکھا
روئے پر نور محمد کا اجالا دیکھا

نعت گوئی سے عقیدت جو رہی ہے مجھ کو
پھر کرم ان کا ہوا میں نے مدینہ دیکھا

مجھ پہ ہوجائیں الٰہی ترے الطاف و کرم
تیری بخشش کا ہر اک سمت نظارہ دیکھا

میرے سرکار ملی ہے یہ سعادت مجھ کو
آپ کا قرب رہا آپ کا روضہ دیکھا

نور ہی نور کا عالم ہے میری آنکھوں میں
میں نے ہر سمت مدینہ میں اجالا دیکھا

یاد آ آ کے رلاتے ہیں وہ گزرے لمحے
جب کبھی میں نے تصور میں مدینہ دیکھا

سمت طیبہ سے اٹھی ایسی تجلی بابرؔ
میں نے اک نور کا بہتا ہوا دریا دیکھا

نعت شریف

عزیزؔ ناگپوری

تذکرہ جو نہی کیا آپ کی یکتائی کا
بھر گیا گوشہ دل نور سے تنہائی کا

لطف بھی آئے گا تب عشق نبی ﷺ میں تم کو
دل میں ہو یاد نبی ﷺ گوشہ ہو تنہائی کا

درس آقا نے دیا اہل جہاں کو لوگو
بانٹنا چاہئے غم بھائی کو ہر بھائی کا

آپ بن جائیں اگر میرے نگہباں جگ میں
کیا کرے کوئی بھی ساماں میری رسوائی کا

جو نہی آنکھوں سے لگایا ہے کلام اللہ کو
خود بخود زور بڑھا آنکھ کی بینائی کا

جس کی دھن میں ہی نہیں ذکر عزیزؔ آقا کا
لطف بے فیض ہے اس شخص کی شہنائی کا

(واصل صدیقی)

نعت شریف

سردار دو عالم عرض ہے یہ امت کا مداوا ہوجائے
تاریکی عصیاں مٹ جائے ہر دل میں اجالا ہوجائے

پھر قلب مسلماں میں پیدا اک تازہ جذبہ ایماں ہو
ایمان پہ جینا مرنا ہو یہ دل کا تقاضا ہوجائے

انمول ہے عظمت اس دل کی جس دل میں نبی ﷺ کی الفت ہو
وہ منزل حق کو پا جائے جو آپ پہ شیدا ہوجائے

دارین کی دولت سے بڑھ کر اک عشق نبی ﷺ کی نعمت ہے
سب کچھ اس کا جو کوئی محبوب خدا کا ہوجائے

ظلمت مٹ جائے شر و باطل اک برق تجلی گر چمکے
فاران سے لے کر طور تلک جلووں کا تماشا ہوجائے

چھایا ہے مصائب کا طوفان امت کے سفینہ پر اس دم
اس طرح جمود دریا ہو ہر موج کنارا ہوجائے

اے شاہ امم اے فخر رسل اے باعث تخلیق عالم
اک چشم کرم ہو امت پر رحمت کو اشارا ہوجائے

لہرائے افق عالم پر پھر پرچم اسلامی اپنا
احیائے دین فطرت ہو اسلام کا چرچا ہوجائے

آلودہ دامن و خستہ جگر اک آس لگائے بیٹھا ہے
فرمایئے اس کی چارہ گری واصل کا مداوا ہوجائے

☆☆☆☆

حضرت لطیف کرنولی، الحاج سید شاہ لطیف بادشاہ قادری

بے سہاروں کا جہاں میں آسرا سرکار ہیں
ہاں یقیناً حامیٔ روز جزا سرکار ہیں

دامن رحمت سے ہے وابستگی جس کو نصیب
اس کا ماویٰ اس کا ملجا بے شبہ سرکار ہیں

بحر عصیاں سے گزر جائے گی ہے دل کو یقین
یہ وہ کشتی ہے کہ جس کے نا خدا سرکار ہیں

دیکھ کر معراج میں سارے فرشتوں نے کہا
عقل انسانی سے بھی تو ماورا سرکار ہیں

سب عمل پہ اپنے نازاں، ناز میرا ان پہ ہے
دین و دنیا میں میرے حاجت روا سرکار ہیں

عقل کے پردے ہٹا کر دیکھ لو ان کو لطیف
میم کے پردے میں پنہاں خود خدا سرکار ہیں

تبسم (صوفی غلام مصطفیٰ)

رخشاں ترے حسن سے رخسار یقیں ہے
تابندہ تیرے عشق سے ایماں کی جبیں ہے

ہر گام تیرا ہم قدم، گردش دوراں
ہر جادہ ترا رہ گزر خلد بریں ہے

جس میں ہو ترا ذکر، وہی بزم ہے رنگیں
جس میں ہو ترا نام، وہی بات حسیں ہے

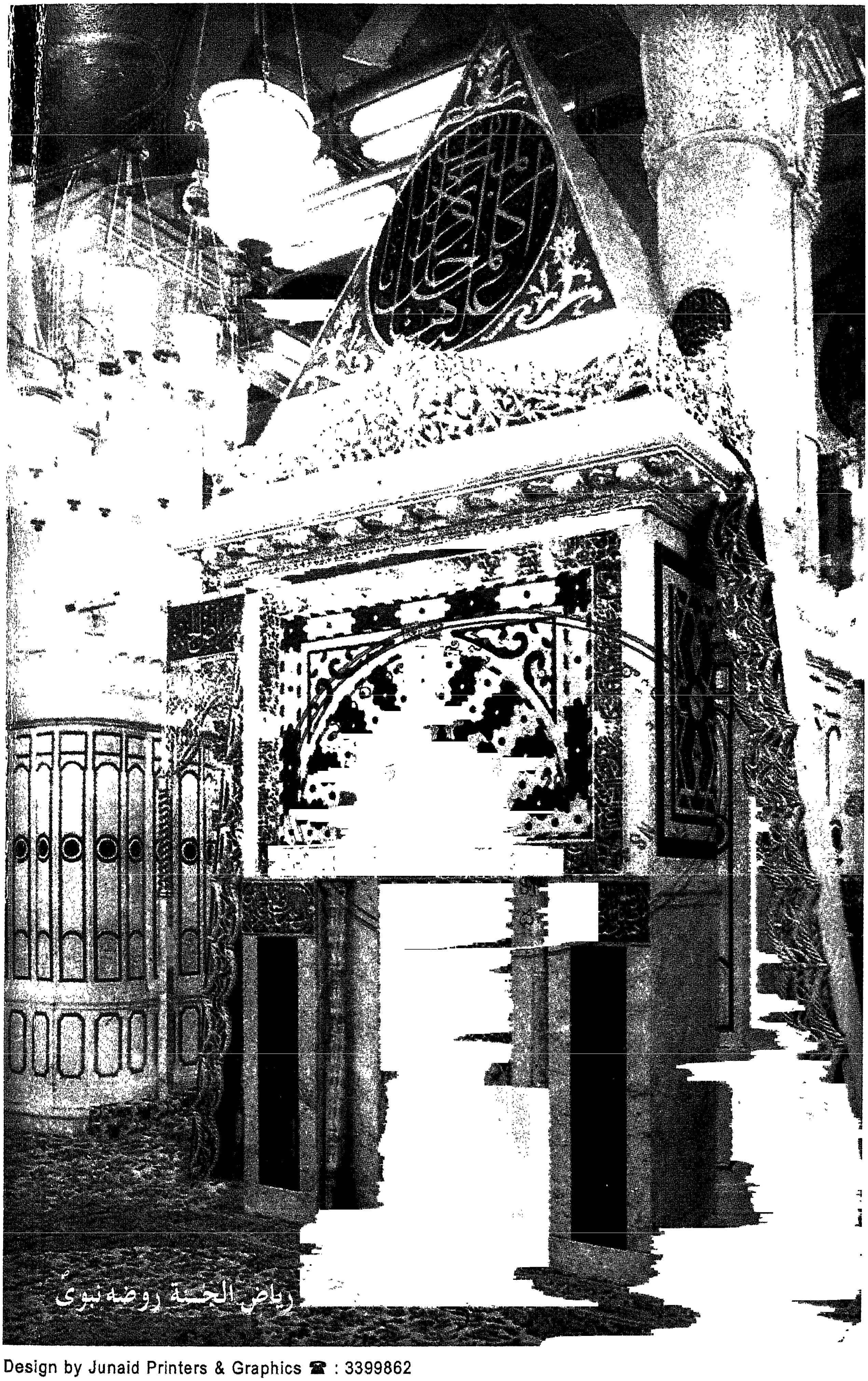
چمکی تھی کبھی جو ترے نقش کف پا سے
اب تک وہ زمیں چاند ستاروں کی زمیں ہے

جھکتا ہے تکبر تری دہلیز پہ آکر
ہر شاہ تری راہ میں اک خاک نشیں ہے

چمکا ہے تری ذات سے انساں کا مقدر
تو خاتم دوراں کا درخشندہ نگیں ہے

آیا ہے ترا اسم مبارک مرے لب پر
گرچہ یہ زباں اس کی سزا وار نہیں ہے

☆☆☆



ریاض الجنۃ روضہ نبویؐ